گوہرِ حکمت

(چھبیسواں شمارہ)

انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

سیرتِ امام حسین علیہ السلام

إن الحسين مصباح الهدى وسفينة النجاة

Green Island Publications
(A Project of GIT)
Karachi - Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہرِ حکمت (چھبیسواں شمارہ)

سیرتِ امام حسین علیہ السلام

(حصہ اوّل)

ناشر: گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : سیرتِ امام حسین علیہ السلام (حصہ اوّل)

اقتباس از : منتہی الآمال۔ ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمیؒ

مترجم : حجۃ الاسلام مولانا مجاہد حسین دامانی

ترتیب : حجۃ الاسلام مولانا سید ہاشم عباس زیدی

تصحیح : حجۃ الاسلام مولانا قمر علی لیلانی

ڈیزائنر : علی رضا بھانجی

تاریخ اشاعت : ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ

پیشکش : گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF)

ناشر : گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ

تمہارا بہترین (دینی) بھائی وہ ہے جو اپنے بارے میں تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور اپنے اوپر تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔

(بحارالانوار، جلدی ۷۵، ص۳۷۹)

التماسِ سورۂ فاتحہ

مرحوم اکبر علی لیلانی

مرحوم روشن علی لیلانی

مرحومہ گلشن بانو لیلانی

مرحومہ مریم بائی پنجوانی

مرحوم برکت علی پنجوانی

مرحوم مشتاق احمد دھارسی

مرحومہ رشیدہ بانو دھارسی

مرحوم محمد حسین ماؤجی

مرحوم یونس ابنِ فقیر حسین

لیلانی خاندان کے تمام مرحومین

دھارسی خاندان کے تمام مرحومین

لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین

مرچنٹ خاندان کے تمام مرحومین

پوناوالا خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم نذر حیدر ابن وصی حیدر

وکیل خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم زرینہ وصی بنت وصی حیدر

دیوجانی خاندان کے تمام مرحومین

راؤجانی خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ شمیم محمد ابن محمد حسین ماؤجی

مرحومہ سکینہ بانو زوجہ حسین علی وکیل

مرحومہ مونا فاطمہ بنت حسین علی وکیل

مرحومہ ناصرہ زوجہ محسن علی وکیل

مرحوم محمد تقی ابن راشد موراج

مرحومہ قریشہ بیگم بنت زوار حسین

مرحومہ طاہرہ خاتون بنت عطرت حسین

محمد شمیم باوا کے خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم آغا جمیل حسین ابن آغا محمد حسین

مرحومہ سیدہ عزیز فاطمہ بنت یوسف علی

مرحوم سید وصی حیدر ابن میر نادر حسین

مرحوم عون علی ابنِ علاؤ دین راؤجانی

بیلغام والا خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم اکبر علی ابن حسن علی دیوجانی (تلاجہ والا)

مرحومہ امینہ بائی زوجہ اکبر علی حسن علی دیوجانی (تلاجہ والا)

مرحوم سید علمدار رضا رضوی ابنِ سید محمد مُرتضیٰ رضوی

مرحوم سید نادر حسین رضوی ابن سید مظہر حسین رضوی

مرحومہ سیدہ کہکشاں پروین بنت سید وصی حیدر رضوی

مرحوم سید عطرت حسین رضوی ابن سید قربان علی رضوی

مرحومہ نسیم بانو زوجہ عون علی راؤجانی بنت عبد الحسین بیلغام والا

مرحومہ سیدہ زاہدہ منور رضوی بنتِ سید وصی حیدر رضوی زوجہ سید منور رضوی

قواعد و ضوابط

ا۔ سوالنامہ گذشتہ ایڈیشن کی طرح اس بار بھی کتاب کے ساتھ نہیں دیا جائے گا بلکہ مقررہ تاریخ ۳دسمبر ۲۰۲۳ بروز اتوار صبح ۱۲ بجے مقررہ علاقے میں معین سینٹرز میں دیا جائے گا۔

۲۔ شرعاً صرف وہی افراد اس مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل ہیں جو خود مطالعہ کرکے جواب نامہ پُر کریں۔

۳۔ ترغیب مطالعہ پروگرام میں شمولیت کی اہلیت: کم از کم بارہ سال کی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں۔

۴۔ دیئے گئے جوابات میں سے مناسب ترین جواب پر نشان لگائیں لہٰذا ایک سے زائد جواب پر کسی طرح کا نشان نہ لگائے چاہے مٹائے جانے کا نشان ہی کیوں نہ ہو بصورت دیگر جواب غلط شمار ہوگا۔ جوابات اسی کتابچے میں موجود مواد کے مطابق چیک کیے جائیں گے۔

۵۔ دوران امتحان کسی بھی طرح کی نقل یا آپس میں گروپنگ کی گئی تو امتحانی پیپر کینسل کر دیا جائے گا۔

۶۔ امتحان میں ادارے کی طرف سے دیئے گئے کتابچہ کے علاوہ کسی بھی طرح کا دیگر مواد رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

۷۔ خصوصی انعامات اس بار مرد و خواتین میں یکسان قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کئے جائیں گے, جس کی تفصیل ذیل میں ہیں:

خصوصی انعامات

پہلا انعام:- /Rs.10,000 دوسرا انعام:- /Rs.8,000 تیسرا انعام:- /Rs.6,000

چوتھا انعام:- /Rs.5,000 پانچواں انعام:- /Rs. 2,500

نوٹ: ۸۰ فیصد (۳۰/۲۴) نمبر لینے پر ہر نمبر کے عوض بیس روپے بطور انعام دیئے جائیں گے جبکہ ۵۰ فیصد (۳۰/۱۵) نمبر حاصل کرنے پر ہر نمبر کے عوض ۱۰ روپے دیئے جائیں گے۔

۸۔ یہ سلسلہ آن لائن (Audio, Urdu, English & Roman Book) کی صورت میں دستیاب ہے۔

نوٹ: گوہر حکمت کی آن لائن رجسٹریشن فیس ۱۲۰ روپے رکھی گئی ہے۔

۹۔ کسی بھی طرح کی معلومات کے لیے خصوصا بیرون ملک رہنے والے مومنین ہمارے ای میل پر رابطہ کریں:

giyf@greenislandtrust.org

۸۔ کتابچہ یکم نومبر سے ۲۷ نومبر ۲۰۲۳ تک درج ذیل ان سینٹرز سے حاصل کر سکتے ہیں:

- GIYF، امتل اپارٹمنٹ، سولجر بازار نمبر ا (صبح ۱۱ سے شام ۷)
- GIWW، راہین ایوینیو، سولجر بازار نمبر ۲ (صبح ۱۰ سے ۱۲ اور شام ۴ سے ۷)
- محمد علی بک ڈپو، سولجر بازار (صبح ۱۱ سے رات ۸)
- اے ۱۱۴ / ۱۴۵، سروے نمبر ۱۴۷، ملیر (0310-2360183)
- مسجد وحدت المسلمین، چشتی نگر (0312-9743508)
- بقیۃ اللہ اکیڈمی، گلگتی محلہ، نیو میانوالی کالونی، منگھوپیر روڈ (0345-2844736)
- جامع مسجد خدیجہ الکبری، سیکٹر نمبر ۱۱، بلدیہ ٹاؤن (0321-2954620)
- گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول امپھری، پنیال روڈ، گلگت (0310-0775595)
- خیر النساء اکیڈمی، نزد عبد اللہ ہسپتال، اسکردو، بلتستان (0344-9511393)
- مدرسہِ زہرا (باری ماما)، شادمان، بالمقابل اسکالر کالج، لاہور (0321-5550763)
- ۹۵۶-۹۵۷، LMQ روڈ، بالمقابل TCS آفس، ملتان (0321-3389300)
- جامع مسجد و مرکزی امام بارگاہ جعفریہ اسٹیل ٹاؤن (0300-2059989)
- امام بارگاہ شاہِ کربلا، اولڈ رضویہ، گولیمار (0306-2099612)
- مدرسہ قمر بنی ہاشم پٹی پورہ استور میر پرنٹنگ پریس میر مارکیٹ استور جی بی

۱۰۔ نتائج کا اعلان یکم جنوری ۲۰۲۴ء کو کیا جائے گا۔

۱۱۔ ۱۰ جنوری ۲۰۲۴ء تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

۱۲۔ اس کتابچہ سے متعلق تجاویز یا شکایات ادارہ کے e-mail پر بھیجی جا سکتی ہیں، لیکن انتظامیہ کا فیصلہ حتمی تصور کیا جائے گا۔

فہرست

قواعد و ضوابط ۵
پیش لفظ ۹
پہلی فصل: ولادتِ باسعادتِ حضرت سیّد الشہداء علیہ السلام ۱۰
تاریخِ ولادت ۱۰
آپ علیہ السلام کی ولادت کی کیفیت ۱۱
فطرس کا واقعہ ۱۳
امام حسین علیہ السلام کے بدن کی نشو نما ۱۵
دوسری فصل: حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے فضائل و مناقب و مکارمِ اخلاق سے متعلق چند احادیث... ۱۹
امام حسین علیہ السلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہیں ۱۹
محبتِ حسین علیہ السلام پر بہشت ۲۰
امام حسین علیہ السلام کا دوشِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوار ہونا ۲۲
امام حسین علیہ السلام کی شفاعت ۲۲
امام حسین علیہ السلام حجت اللہ ہیں ۲۳
امام حسین علیہ السلام کی وجہ سے نماز میں سات تکبیریں ۲۳
امام حسین علیہ السلام کیلئے بہشت سے پھلوں کا آنا ۲۴
امام حسین علیہ السلام کیلئے بہشت سے لباس کا آنا ۲۶

امام حسین علیہ السلام کا تواضع ۲۷
امام حسین علیہ السلام کی جود وسخا ۲۸
امام حسین علیہ السلام کا عفوو در گزر ۳۰
امام حسین علیہ السلام کا فضل و بخشش ۳۲
امام حسین علیہ السلام کا زہد و عبادت ۳۴
امام حسین علیہ السلام کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شباہت رکھنا ۳۹
تیسری فصل: حضرت سید الشہداء علیہ السلام پر رونے اور آپ علیہ السلام کا مرثیہ پڑھنے اور عزاداری قائم کرنے کے ثواب کا بیان ۴۱
چوتھی فصل: ان بعض روایات واخبار کے بیان میں جو اس مظلوم کی شہادت کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں ۵۴

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔ "گوہر حکمت" کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ جو ۲۰۱۱ء سے جاری ہے، یہ بھی ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم کی خواہش ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی و کوشش کی جائے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بار بھی اس کتابچہ کے لیئے مواد معروف کتاب "منتہی الآمال۔ ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمیؒ" کے مصنف، الشیخ غالب السیلاوي سے اقتباس لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں مولف نے سیرت جناب خدیجۃ الکبری علیہا السلام کو مختلف عنوانات کے تحت عمدگی سے تصنیف کیا ہے۔ اردو دان طبقے کے لئے زبان کی سلاست کے پیش نظر اصل متن سے تقابل کرتے ہوئے کئی مقامات پر اردو ترجمے میں کئی اصلاحات بھی کی گئی ہیں۔

مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے مختصر کتابچے کی صورت میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔

کمسن نوجوانوں کے شوق کو دیکھتے ہوئے کم از کم ۱۲ سال کی عمر تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پروگرام میں شمولیت کا اہل قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد ہٹا کر ہر عمر کے مرد وخواتین کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

برادران ارجمند قبلہ مولانا سید ہاشم عباس زیدی اور مولانا قمر علی لیلانی صاحبان کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امام علیہ السلام میں شامل فرمائے۔

والسلام

مولانا غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی فصل: ولادتِ باسعادتِ حضرت سیّد الشہداء علیہ السلام

تاریخِ ولادت

مشہور یہ ہے کہ حضرت علیہ السلام کی ولادت مدینہ منورہ میں تین شعبان کو ہوئی۔

شیخ طوسی نے روایت کی ہے:

خَرَجَ إِلَى الْقَاسِمِ بْنِ الْعَلَاءِ الْهَمَدَانِيِّ وَكِيلِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ مَوْلَانَا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وُلِدَ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِثَلَاثٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ فَصُمْهُ وَ ادْعُ فِيهِ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْلُودِ فِي هَذَا الْيَوْمِ الْمَوْعُود.

قاسم بن علاء ہمدانی وکیلِ امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف توقیع شریف آئی کہ ہمارے مولا و آقا امام حسین علیہ السلام جمعرات کے دن تین شعبان کو پیدا ہوئے پس اس دن روزہ رکھو اور یہ دُعا پڑھو:

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْلُوْدِ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ... [1]

اور ابن شہر آشوب نے ذکر کیا ہے:

وُلِدَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَامَ الْخَنْدَقِ بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ الْخَمِيسِ أَوْ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ لِخَمْسٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ أَرْبَعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ بَعْدَ أَخِيهِ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ وَ عِشْرِينَ يَوْماً وَ رُوِيَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَخِيهِ إِلَّا الْحَمْلُ وَ الْحَمْلُ سِتَّةُ أَشْهُرٍ۔ [2]

۱۔ مصباح المتہجد و سلاح المتعبد؛ ج ۲؛ ص ۸۲۶

۲۔ مناقب آل ابی طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)؛ ج ۴؛ ص ۷۶

حضرت علیہ السلام کی ولادت ان کے بھائی امام حسن علیہ السلام کی ولادت کے دس مہینہ بیس دن بعد واقع ہوئی اور وہ دن منگل یا جمعرات کا تھا، اور پانچویں ماہ شعبان سن ۴ ہجری تھی اور یہ بھی روایت ہوئی ہے کہ حضرت علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے بھائی کے درمیان مدّتِ حمل چھ مہینے تھی۔

سید بن طاؤس[1] شیخ ابن نما[2] اور شیخ مفید نے کتاب ارشاد[3] میں بھی حضرت علیہ السلام کی ولادت پانچ شعبان ذکر فرمائی ہے اور شیخ مفید نے مقنعہ میں، شیخ طوسی نے تہذیب میں اور شہید نے دروس میں آٹھ ربیع الاول ذکر فرمایاہے اور اسی قول کے ساتھ کتابِ کافی کی وہ روایت درست بیٹھتی ہے جو حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ:

كَانَ بَيْنَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيهِمَا السَّلَامُ طُهْرٌ وَ كَانَ بَيْنَهُمَا فِي الْمِيلَادِ سِتَّةُ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً۔[4]

حسن و حسین علیہما السلام کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ ہے اور ان دونوں بزرگوں کی ولادت کے درمیان کی مدت چھ ماہ اور دس دن تھی۔ (واللہ العالم)

خلاصہ یہ کہ آپ علیہ السلام کی ولادت کے دن میں بہت اختلاف ہے۔

آپ علیہ السلام کی ولادت کی کیفیت

شیخ طوسی اور دوسرے اعلام نے سند معتبر کے ساتھ امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ:

۱۔ لہوف، ص ۱۳

۲۔ مثیر الاحزان، ص ۱۶

۳۔ ارشاد، ص ۱۹۸

۴۔ الكافي (ط- الإسلامية)؛ ج ۱؛ ص ۴۶۴

قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) كَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِيهِمَا مَا سَأَلَكَ إِبْرَاهِيمُ فِي ذُرِّيَّتِهِ، اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا، وَ أَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا، وَ الْعَنْ مَنْ يُبْغِضُهُمَا مِلْءَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ۔[1]

جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا: اے اسماء! میرے بیٹے کو میرے پاس لے آؤ، اسماء کہتی ہے کہ میں حضرت علیہ السلام کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں لے کر اپنی گود میں لیا اور ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی پھر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا کہ خداوند عالم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے چونکہ علی علیہ السلام کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی لہٰذا اس کا نام ہارون کے چھوٹے بیٹے کے نام پر رکھیں جو کہ شُبَیر ہے، اور چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان عربی ہے لہٰذا اس کا نام حُسَین علیہ السلام رکھیں، پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچہ کو آغوش میں لیا، بوسہ دیا اور رونے لگے اور فرمایا: تجھے عظیم مصیبت در پیش ہے، خدایا اس کے قتل کرنے والے پر لعنت بھیج، پھر فرمایا: اے اسماء یہ بات فاطمہ علیہا السلام کو مت بتانا، جب ساتواں دن ہوا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بیٹے کو لے آؤ، جب میں لے گئی تو سیاہ و سفید رنگ کا گوسفند اس کے لئے عقیقہ کیا، اس کی ایک ران دائی کو دی اور بچہ کا سر منڈوایا، بالوں کے برابر چاندی صدقہ کی اور 'خلوق' خوشبو اس کے سر پر ملی پھر اسے اپنے زانو پر بٹھایا اور فرمایا: اے اباعبد اللہ علیہ السلام! کس قدر گراں ہے مجھ پر تیرا قتل ہونا، پھر بہت روئے، اسماء نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں یہ کیسی خبر ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کی ولادت کے دن بتائی اور آج بھی فرما رہے ہیں اور گریہ بھی کرتے ہیں، حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس فرزندِ دلبند پر روتا ہوں کہ جسے بنی امیہ کا کافر و ظالم گروہ قتل کرے گا، خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے، اسے ایک شخص قتل کرے گا جو میرے دین میں رَخنہ ڈالے

۱۔الأمالي (للطوسي)، النص، ص:۳۶۷،۳۶۸

گا اور جو خداوند عظیم کا منکر ہو گا، پھر عرض کیا: خدایا میں تجھ سے اپنے ان دونوں فرزندوں کے حق میں وہ سوال کرتا ہوں جو ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذریت کے حق میں کیا تھا، خدایا تو ان دونوں سے محبت فرما اور ہر اس شخص سے محبت فرما جو ان سے محبت رکھتا ہو اور لعنت کر ہر اس شخص پر جو ان کا دشمن ہو، اتنی لعنت جو آسمان و زمین کو پُر کر دے۔

فطرس کا واقعہ

شیخ صدوق اور ابن قولویہ اور دوسرے علماء حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:

قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ إِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَمَّا وُلِدَ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ جَبْرَئِيلَ أَنْ يَهْبِطَ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَيُهَنِّئَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ مِنَ اللهِ وَ مِنْ جَبْرَئِيلَ قَالَ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ فَمَرَّ عَلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ فِيهَا مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ فُطْرُس...[1]

جب امام حسین علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو خداوند عالم نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ زمین پر جا کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری طرف سے اور اپنی طرف سے مبارکباد دو، جب جبرائیل علیہ السلام آرہے تھے تو ان کا گزر دریا کے ایک جزیرہ میں ایک مَلک کے پاس سے ہوا جس کو فطرُس کہتے تھے اور وہ حاملینِ عرشِ الٰہی میں سے تھا، کسی وقت خدا نے اسے کوئی حکم دیا تھا جس میں اس سے کچھ سُستی ہو گئی، پس خداوند عالم نے اس کے پَر و بال توڑ ڈالے اور اسے جزیرہ میں پھینک دیا، پس فطرُس نے سات سو سال وہاں خدا کی عبادت کی، اس دن تک جس دن حسین علیہ السلام پیدا ہوئے اور دوسری روایت ہے کہ خداوند عالم نے اسے عذابِ دنیا اور عذابِ آخرت کے درمیان اختیار دیا تو اس نے عذابِ دنیا کو اختیار کیا، پس خداوند عالم نے اسے اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں پر اس جزیرہ میں معلق کر دیا اور وہاں سے کوئی جانور نہیں گزر سکتا تھا اور مسلسل اس کے نیچے سے دھواں اور

۱۔ الأمالي (للصدوق)؛ النص؛ ص ۱۳۷

بدبو نکلتی رہتی تھی، جب اس فرشتہ نے دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام ملائکہ کے ساتھ نیچے اتر رہے ہیں اس نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا چونکہ خداوند عالم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک نعمت عطا فرمائی ہے لہٰذا مجھے بھیجا ہے کہ میں ان کو جا کر اس کی مبارکباد دوں، فطرُس نے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام! مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو، شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے دعا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے درگزر فرمائے، پس جبرائیل علیہ السلام نے اسے اپنے ساتھ لے لیا اور جب جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تہنیت پیش کی اور فطرس کی حالت کی تفصیل بیان کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ اپنے آپ کو مولودِ مبارک کے ساتھ مَس کرے اور اپنے مقام کی طرف جائے، فطرُس نے اپنا جسم امام حسین علیہ السلام کے ساتھ مَلا، اس کے پَر وبال اُگ آئے اور یہ کہتا ہوا آسمان کی جانب گیا:

يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ وَلَهُ عَلَيَّ مُكَافَاةٌ أَلَّا يَزُورَهُ زَائِرٌ إِلَّا أَبْلَغْتُهُ عَنْهُ وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْهِ مُسَلِّمٌ إِلَّا أَبْلَغْتُهُ سَلَامَهُ وَلَا يُصَلِّيَ عَلَيْهِ مُصَلٍّ إِلَّا أَبْلَغْتُهُ صَلَاتَه۔[1]

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ وقت قریب ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت اس مولود کو شہید کرے گی اور اس نعمت کی وجہ سے جو اس کے سبب مجھے ملی ہے اس مولود کا مجھ پر ایک حق ہے کہ جو اس کی زیارت کرے گا میں اس کی زیارت وسلام امام حسین علیہ السلام تک پہنچاؤں گا۔

اور دوسری روایت کے مطابق جب فطرس اوپر کی طرف جا رہا تھا تو وہ کہہ رہا تھا:

مَنْ مِثْلِي وَأَنَا عَتَاقَةُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَجَدِّهِ أَحْمَدَ الْحَاشِرِ۔[2]

مجھ جیسا کون ہے میں تو حسین ابن علی علیہما السلام و فاطمہ علیہا السلام و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آزاد کردہ ہوں۔

۱۔ الأمالي (للصدوق)؛ النص؛ ص ۱۳۸

۲۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)؛ ج ۴؛ ص ۷۵

امام حسین علیہ السلام کے بدن کی نشو نما

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی ولادت کے وقت جناب فاطمہ علیہا السلام بیمار تھیں اور آپ علیہا السلام کا دودھ خشک ہو گیا تھا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ پلانے والی کی تلاش کی تو نہ مل سکی، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ علیہا السلام کے حجرے میں خود تشریف لائے۔

اور اپنی زبان مبارک امام حسین علیہ السلام کے منہ میں دی اور انہوں نے اسے چوسا، اور بعض کہتے ہیں کہ اپنی زبان مبارک امام حسین علیہ السلام کے منہ میں دی جس طرح مرغ اپنے بچے کو چوگا دیتا ہے، یہاں تک کہ چالیس رات دن خداوند عالم نے حسین علیہ السلام کی غذا زبانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دی، پس امام حسین علیہ السلام کا گوشت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوشت سے بنا۔[1]

اس مضمون کی روایات کثرت سے ہیں اور علل الشرائع میں روایت ہے کہ:

امام حسین علیہ السلام کے دودھ پینے کی حالت اسی طریق پر تھی یہاں تک کہ ان کا گوشت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوشت سے بنا اور حسین علیہ السلام نے جناب فاطمہ علیہا السلام اور ان کے علاوہ کسی کا دودھ نہیں پیا۔[2]

شیخ کلینی نے کافی میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

وَلَمْ يَرْضَعِ الْحُسَيْنُ مِنْ فَاطِمَةَ عَلَيهَا السَّلَامُ وَلَا مِنْ أُنْثَى كَانَ يُؤْتَى بِهِ النَّبِيَّ فَيَضَعُ إِبْهَامَهُ فِي فِيهِ فَيَمَصُّ مِنْهَا مَا يَكْفِيهَا الْيَوْمَيْنِ وَ الثَّلَاثَ فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَيْنِ عَلَيهِ السَّلَامُ مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللهِ وَ دَمِهِ وَ لَمْ يُولَدْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيهِمَا السَّلَامُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيهِمَا السَّلَامُ۔[3]

امام حسین علیہ السلام نے جناب فاطمہ علیہا السلام اور دوسری کسی خاتون کا بھی دودھ نہیں پیا، انہیں سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے جاتے تھے، حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں رکھ دیتے تھے

۱۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شهر آشوب)؛ج۴؛ص۵۰

۲۔ علل الشرائع، ص۲۴۳، باب ۱۵۶، حدیث سوم.

۳۔ الكافي (ط-الإسلامية)؛ج۱؛ص۴۶۵

اور وہ چوستے رہتے تھے اور یہ انگوٹھا چوسنا ان کے لئے دو تین دن تک کفایت کرتا لہٰذا حسین علیہ السلام کا گوشت اور خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوشت اور خون سے بنا اور کوئی بچہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور حسین بن علی علیہما السلام کے علاوہ چھ ماہ کے اندر شکم مادر سے پیدا نہیں ہوا جو زندہ رہا ہو اور بعض روایات میں جناب عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نام ہے۔

سید بحر العلوم کا شعر ہے:

لله مرتضع لم يرتضع ابدا — من ثدی انثیٰ و من طٰهٰ مراضعه

اللہ کا مخصوص ہے وہ دودھ پینے والا بچہ جس نے کسی عورت سے دودھ نہیں پیا، بلکہ طٰہٰ یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انگوٹھے سے دودھ پیتا تھا۔

زوار اہلبیت
Zawaar e Ahlebait(a.s)
Plan your
CUSTOMIZE TRIP
Explore IRAN in your way
MASHHAD QOM TEHRAN SHIRAZ ISFAHAN KISH NORTHERN AREAS
OUR SERVICES
3★ ACCOMMODATION, 2 COURSE MEAL, LUXURY TRANSPORT & TOUR GUIDE
Call for more
03361231020
03102012803
Email us
zawaareahlebait@gmail.com
BOOK NOW
Address: Shop No. 2, Hanif Mansion, Opp. Nishter Park, Soldier Bazar No. 3, Karachi - Pakistan.
/ ZAWAAREAHLEBAIT

Learn Online

Quran, Diniyat & More...

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

کہہ دیجئے کہ کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان کے برابر ہو جائیں گے جو نہیں جانتے ہیں؟

(Surah Az Zumr - Verse 9)

5 days/week 25 mins. each class	4 days/week 30 mins. each class
3 days/week 40 mins. each class	2 days/week 60 mins. each class

→ Online classes
→ 1-to-1 & group classes
→ Your own days & time
→ Male/Female teachers
→ No age limit
→ Free trial

COURSES

- Quran/Qaida
- Diniyat
- Masail-e-Fiqah
- Tajweed
- Mafaheem
- Arabic Language
- Persian Language

REGISTER NOW

+923312461426

@GIOT

https://giot.greenislandtrust.org

GIOT
Green Island
Online Teachings
(A Project of GIT)

Don't miss the chance, **GET FREE TRIAL NOW!**

Enroll yourself or your family & get started Learning online Right away

دوسری فصل: حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے فضائل و مناقب و مکارمِ اخلاق سے متعلق چند احادیث

امام حسین علیہ السلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہیں

کتاب اربعین موذن اور تاریخ خطیب وغیرہ سے منقول ہے کہ جابر نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّوَ جَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ مِنْ صُلْبِهِ خَاصَّةً وَ جَعَلَ ذُرِّيَّتِي مِنْ صُلْبِي وَ مِنْ صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِنَّ كُلَّ بَنِي بِنْتٍ يُنْسَبُونَ إِلَى أَبِيهِمْ إِلَّا أَوْلَادُ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوهُمْ۔[1]

خداوند عالم نے ہر نبی کی اولاد اس کے صُلب سے پیدا کی ہے اور میری اولاد میرے صلب اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی صلب سے پیدا کی ہے، یہ درست ہے کہ ہر ماں کی اولاد کو اس کے باپ کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن اولاد فاطمہ علیہا السلام کا میں باپ ہوں۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ اس قسم کی احادیث بہت ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ حسنین علیہما السلام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو بیٹے ہیں اور امیر المومنین علیہ السلام نے جنگ صفین میں جب کہ امام حسن علیہ السلام نے معاویہ کے ساتھ جنگ میں جلدی کی تو فرمایا کہ حسن علیہ السلام کو روکو اور اسے میدان جنگ میں نہ جانے دو کیونکہ مجھے افسوس ہے اور میں اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں حسن و حسین علیہما السلام شہید ہو جائیں اور نسل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم ہو۔

ابن ابی الحدید کہتا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام اور ان کی اولاد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذرّیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل ہیں؟

۱۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)؛ ج ۲؛ ص ۳۸۷

توجواب یہ ہے کہ جی ہاں! کیونکہ خداوند عالم نے آیۂ مباہلہ میں جو فرمایا: اَبۡنَاءَنَا[1] تو اس سے حسن اور حسین علیہما السلام کے علاوہ اور کوئی مقصود نہ تھا۔ اور اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آیتِ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیۡمٰنَ[2] میں ذریتِ ابراہیم علیہ السلام میں شمار کیا ہے اور اہل لغت کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ بیٹی کی اولاد بیٹی کے باپ کی نسل ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُم[3] کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، تو ہم جواب میں کہیں گے کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابراہیم بن ماریہ کا باپ سمجھتے ہو یا نہیں؟ تو جو جواب دوگے تو میں حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کے متعلق وہی جواب دوں گا اور اصل میں تو آیت زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اسے طریقہ جاہلیت پر فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شمار کرتے تھے، خدا نے ان کے عقیدہ کے باطل ہونے کے لئے یہ آیت نازل کی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں لیکن یہ مراد نہیں کہ وہ حسنین علیہما السلام اور ابراہیم کے بھی پدر بزرگوار نہ ہوں۔[4]

محبتِ حسین علیہ السلام پر بہشت

کئی اہل سنت کی کتب[5] میں یہ روایت ہے کہ:

۱۔ سورۂ آلِ عمران، آیت ۶۱

۲۔ سورۂ انعام، آیت ۸۴

۳۔ سورۂ احزاب، آیت ۴۰

۴۔ شرح نہج البلاغۃ لابن اَبي الحدید؛ ج۱۱؛ ص۲۶،۲۷

۵۔ مناقب الإمام علیّ بن أبي طالب: ۳۷۰ / ۴۱۷ و أوردہ الترمذی فی سننه ۵: ۶۳۹ / ۳۷۲۷ عن نصر، و رواہ ابن قولویه بسندہ عن محمّد بن عبد اللّٰه بن جعفر الحمیری، عن أبي سعید، عن نصر بن علی، عن علیّ بن جعفر بلفظ قریب منه جدا، کامل الزیارۃ: ۵۳ / ۱۳۔ باب ۱۴. و الشیخ الصدوق بسندہ عن الحسن بن عبد اللّٰه بن سعید، عن محمّد بن منصور و أبویزید القرشیّ۔ خالد بن النضر۔ عن نصر فی أمالیه:

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَخِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرٌ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صلى الله عليه و آله و سلم بِيَدِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَ أَحَبَّ هٰذَيْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[1]

رسول خدا ﷺ نے حسنین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جبکہ صحابہ جمع تھے: اے قوم جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے اور ان دونوں سے اور ان کے باپ اور ماں سے دوستی رکھتا ہے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ بہشت میں ہو گا۔

اور بعض شعراء نے اس حدیث کو نظم کیا ہے:

أخذ النبي يد الحسين و صنوه ... يوما و قال و صحبه في مجمع

من ودني يا قوم أو هذين أو ... أبويهما فالخلد مسكنه معي[2]

ترجمہ:

نبی اکرم ﷺ نے حسین علیہ السلام اور ان کے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر کہا جبکہ صحابہ جمع تھے، جو مجھ سے محبت کرے یا ان دونوں سے یا ان کے ماں باپ سے تو جنت میں اس کا مسکن میرے ساتھ ہے۔

---

۱۹۰ / ۱۱، و رواه الطبريّ أبو جعفر في بشارته تارة بسنده الى الحسن بن عبد الله بن سعيد كما في الأمالي المتقدم، انظر بشارة المصطفى: ۳۲، و اخرى بسنده عن أبي محمّد الجبار بن عليّ بن جعفر المعروف بحدقة الرازيّ، عن أبي محمّد النيشابوري، عن ابن حيرون الباقلاني، عن عمر بن إبراهيم الزهري، عن ـــ ابن زنجي الكاتب، عن الحسن بن زفر، عن عليّ بن جعفر، انظر: ۵۲ من البشارة. و رواه في مصباح الانوار بسنده عن الترمذي، عن نصر بن علي الجهضمي، عن عليّ بن جعفر في: ۱۴۹، و لفظه قريب جدا مع لفظ المناقب. و رواه أيضا الحافظ أحمد بن حنبل في مسنده ۱: ۷۷ بسنده عن عبد الله، عن نصر بن علي، عن عليّ بن جعفر، و لفظ كما في المصباح و قريب جدا من المناقب. و رواه الخوارزمي بسنده عن أبي عيسى الترمذي، عن نصر بن علي الجهضمي، عن علي انظر مناقب الخوارزمي: ۸۲ بلفظ الأصل.

۱۔ مسائل علي بن جعفر و مستدرکاتھا؛ ص ۳۲۳

۲۔ مناقب آل آبي طالب علیہم السلام (لابن شهر آشوب)؛ ج ۳؛ ص ۳۸۲

امام حسین علیہ السلام کا دوشِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوار ہونا

روایت ہے کہ:

حَمَلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیه و آله و سلم الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عَلَيهِمَا السَّلَامُ عَلَى ظَهْرِهِ الْحَسَنَ عَلَى أَضْلَاعِهِ الْيُمْنَى وَ الْحُسَيْنَ عَلَى أَضْلَاعِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ مَشَى وَ قَالَ نِعْمَ الْمَطِيُّ مَطِيُّكُمَا وَ نِعْمَ الرَّاكِبَانِ أَنْتُمَا وَ أَبُوكُمَا خَيْرٌ مِنْكُمَا۔[1]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین علیہما السلام کو اپنی پشت پر سوار کیا، حسن علیہ السلام کو دائیں طرف اور حسین علیہ السلام کو بائیں طرف اور فرمایا: تمہاری سواری تمام سواریوں سے بہتر ہے اور تم تمام سواروں سے بہتر ہو اور تمہارا باپ تم سے افضل ہے۔

امام حسین علیہ السلام کی شفاعت

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ:

إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: أَذْنَبَ رَجُلٌ ذَنْباً فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ فَتَغَيَّبَ حَتَّى وَجَدَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عَلَيهِمَا السَّلَامُ فِي طَرِيقٍ خَالٍ فَأَخَذَهُمَا فَاحْتَمَلَهُمَا عَلَى عَاتِقَيْهِ وَ أَتَى بِهِمَا النَّبِيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي مُسْتَجِيرٌ بِاللهِ وَ بِهِمَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ حَتَّى رَدَّ يَدَهُ إِلَى فَمِهِ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ وَ أَنْتَ طَلِيقٌ وَ قَالَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ قَدْ شَفَّعْتُكُمَا فِيهِ أَيْ فَتَيَانِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّاباً رَحِيماً۔[2]

ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک گناہ کیا اور خوف کے مارے چھپ گیا، ایک دن اس نے حسنین علیہما السلام کو تنہا دیکھا اور انہیں اٹھا کر اپنے کاندھے پر سوار کر کے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

۱۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)؛ج۳؛ص۳۸۸

۲۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)؛ج۳؛ص۴۰۰

میں لے آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! پناہ لیتا ہوں اللہ کی اور ان دونوں بچوں کی اس گناہ سے جو میں نے کیا ہے۔ آپ ﷺ کو ہنسی آئی کہ آپ ﷺ نے اپنے دہن مبارک پر ہاتھ رکھ کیا اور اس شخص سے فرمایا کہ تو آزاد ہے اور حسنین علیہما السلام سے فرمایا کہ میں نے تمہاری سفارش اس کے حق میں قبول کرلی ہے، پھر یہ آیت نازل ہوئی "وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّاباً رَحِيماً"[1]

امام حسین علیہ السلام حجت اللہ ہیں

ابن شہر آشوب نے سلمان فارسیؓ سے یہ بھی روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام رسول خدا ﷺ کے زانو اقدس پر بیٹھے ہوئے تھے اور پیغمبر اکرم ﷺ ان کے بوسے لیتے تھے اور فرماتے:

أَنْتَ السَّيِّدُ ابْنُ السَّيِّدِ أَبُو السَّادَةِ أَنْتَ الْإِمَامُ ابْنُ الْإِمَامِ أَبُو الْأَئِمَّةِ أَنْتَ الْحُجَّةُ ابْنُ الْحُجَّةِ أَبُو الْحُجَجِ تِسْعَةً مِنْ صُلْبِكَ وَتَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ۔[2]

کہ تُو سید و سردار ہے، سید کا بیٹا ہے اور سادات کا باپ ہے۔ تُو امام ہے، امام کا بیٹا ہے اور آئمہ کا باپ ہے اور تُو حجت ہے، حجت کا بیٹا ہے اور اللہ کی حجتوں کا باپ ہے، تیرے صلب سے نو امام پیدا ہونگے جن کا نواں قائم آل محمد علیہم السلام ہے۔

امام حسین علیہ السلام کی وجہ سے نماز میں سات تکبیریں

شیخ طوسی نے سند صحیح کے ساتھ روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

۱۔ سورۂ نساء، آیت ۶۴ (ترجمہ: اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے کے بعد تیرے پاس آئیں اور اللہ سے استغفار کریں اور ہمارا رسول بھی ان کے لئے استغفار کرے تو یقیناً یہ اللہ کو بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے)

۲۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)؛ ج ۴؛ ص ۷۱

إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه و آله وسلم كَانَ فِي الصَّلَاةِ وَإِلَى جَانِبِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه و آله وسلم لَمْ يُحِرِ الْحُسَيْنُ بِالتَّكْبِيرِ ثُمَّ كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ص فَلَمْ يُحِرِ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِتَّكْبِيرِ وَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه و آله وسلم يُكَبِّرُ وَيُعَالِجُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ التَّكْبِيرَ فَلَمْ يُحِرْ حَتَّى أَكْمَلَ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ فَأَحَارَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ التَّكْبِيرَ فِي السَّابِعَةِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَارَتْ سُنَّةً۔[1]

رسول خدا صلی ﷺ نماز کے کھڑے ہوئے تھے اور ان کے برابر میں امام حسین علیہ السلام کھڑے تھے۔ رسول خدا ﷺ نے نماز کی تکبیر کہی، امام حسین علیہ السلام نے چاہا کہ تکبیر کہیں مگر صحیح طور پر نہ کہہ سکے، آپ ﷺ نے ان کے لئے دوبارہ تکبیر کہی اور وہ پھر بھی نہ کہہ سکے پھر حضرت ﷺ نے تکرار کیا یہاں تک کہ ساتویں مرتبہ انہوں نے صحیح تکبیر کہی، اسی وجہ سے سات تکبیریں ابتدائے نماز میں سنت ہو گئیں۔

امام حسین علیہ السلام کیلئے بہشت سے پھلوں کا آنا

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ:

أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ دَخَلَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه و آله وسلم وَ بَيْنَ يَدَيْهِ جَبْرَئِيلُ فَجَعَلَا يَدُورَانِ حَوْلَهُ يُشَبِّهَانِهِ بِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ فَجَعَلَ جَبْرَئِيلُ يُومِي بِيَدِهِ كَالْمُتَنَاوِلِ شَيْئاً فَإِذَا فِي يَدِهِ تُفَّاحَةٌ وَ سَفَرْجَلَةٌ وَ رُمَّانَةٌ۔[2]

ایک دن جبرائیل علیہ السلام رسول خدا ﷺ کی خدمت میں دحیہ کلبی (جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے اور انتہائی حسن و جمال کے حامل تھے) کی شکل میں آئے اور آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک

۱۔ تهذیب الأحکام (تحقیق خرسان)؛ ج۲؛ ص۶۷

۲۔ مناقب آل أبي طالب علیهم السلام (لابن شهر آشوب)؛ ج۳؛ ص۳۹۱

حسنین شریفین علیہما السلام تشریف لائے اور چونکہ جبرائیل علیہ السلام کے متعلق یہ گمان تھا کہ دحیہ ہے تو اس کے پاس آئے اور ہدیہ طلب کرنے لگے، جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا: ایک سیب، ایک بہی (ناشپاتی کی مانند ایک پھل) اور ایک انار ان کے لئے اتارا اور انہیں دے دیا، جب انہوں نے یہ پھل دیکھے تو خوش ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئے، حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے لے کر انہیں سونگھا اور شہزادوں کو واپس کر دیا اور فرمایا: اپنے باپ اور ماں کے پاس لے جاؤ اور اگر پہلے اپنے باپ کے پاس لے جاؤ تو بہتر ہے پس جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس پر عمل کیا اور اپنے ماں باپ کے پاس رہے یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس پہنچ گئے اور پھر پنجتن پاک علیہم السلام نے مل کر وہ میوے تناول فرمائے اور جتنا کھاتے تھے وہ دوبارہ اپنی حالت کی طرف پلٹ جاتے تھے اور کوئی چیز ان میں سے کم نہ ہوتی تھی، اور وہ میوے اپنی حالت پر رہے یہاں تک کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی پھر بھی وہ اپنی حالت پر قائم رہے اور ان میں کوئی تغیر نہ آیا، جب جناب فاطمہ علیہا السلام کی وفات ہوئی تو انار غائب ہو گیا، اور جب امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو بہی دانہ گم ہوا، وہ سیب امام حسن علیہ السلام کے پاس تھا، اور آپ علیہ السلام کے بعد امام حسین علیہ السلام کے پاس رہا، حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں جب میرے والد گرامی صحرائے کربلا میں اہل جور وجفا میں گھر گئے تو وہ سیب آپ علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا اور جب آپ علیہ السلام پر پیاس کا غلبہ ہوتا تو اس کو سونگھتے اور اس سے آپ علیہ السلام کی پیاس میں کچھ کمی ہو جاتی، جب آپ علیہ السلام پر پیاس کا زیادہ غلبہ ہوا اور آپ علیہ السلام اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے تو آپ علیہ السلام نے اس سیب کو دانتوں سے کاٹا، جب آپ علیہ السلام شہید ہو گئے تو جتنا اس سیب کو تلاش کیا گیا وہ نہ مل سکا، پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اپنے باپ کے مرقد مطہر سے اس سیب کی خوشبو آتی ہے جب میں ان کی زیارت کو جاتا ہوں اور جو شخص ہمارے مخلص شیعوں میں سے سحر کے وقت اس مرقد مطہر کی زیارت کو جائے تو اسے ضریح منور سے اس سیب کی خوشبو آئے گی۔

امام حسین علیہ السلام کیلئے بہشت سے لباس کا آنا

امالی مفید نیشاپوری کی روایت ہے کہ:

قَالَ الرِّضَا عَلَیهِ السَّلاَمُ عُرِیَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ عَلَیهِمَا السَّلاَمُ وَ أَدْرَکَهُمَا الْعِیدُ فَقَالا لِأُمِّهِمَا قَدْ زَیَّنُوا صِبْیَانَ الْمَدِینَةِ إِلاَّ نَحْنُ فَمَا لَکَ لاَ تُزَیِّنِینَا فَقَالَتْ ثِیَابُکُمَا عِنْدَ الْخَیَّاطِ فَإِذَا أَتَانِی زَیَّنْتُکُمَا۔۔۔[1]

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسن علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام کے پاس لباس نہیں تھے اور عید بھی نزدیک آگئی تھی، پس حسنین علیہما السلام نے اپنی والدہ جناب فاطمہ علیہا السلام سے کہا: اے مادر گرامی مدینہ کے بچوں نے عید کے لئے اپنے آپ کو آراستہ اور مزین کیا ہے، پس آپ ہماری بھی آرائش لباس سے کیوں نہیں کرتیں جیسا کہ آپ دیکھ رہی ہیں، حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا اے میری آنکھوں کے نور و روشنی تمہارے لباس درزی کے پاس ہیں جب وہ سی کر لائے گا تو میں عید کے دن ان سے آراستہ و مزین کروں گی اور آپ علیہا السلام اس بات سے بچوں کے نازک دلوں کو خوش رکھنا چاہتی تھی، جب عید کی رات آئی تو شہزادوں نے پھر اپنی پہلی بات کو دہرایا اور کہنے لگے آج تو عید کی رات ہے پس ہمارے لباس کیا ہوئے؟ جناب فاطمہ علیہا السلام بچوں کی حالت پر شفقت و ترحم کی بناء پر رونے لگیں اور فرمایا: میری آنکھوں کے تاروں تم فکر نہ کرو جب بھی درزی کپڑے لے کر آیا تو میں انہیں لے کر ان سے تمہیں مزین و آراستہ کروں گی ان شاء اللہ! پس جب رات کا کچھ حصہ گزرا تو اچانک کسی نے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹائی، جناب فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: کون ہے؟ تو آواز بلند ہوئی کہ اے دختر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دروازہ کھولئے! میں درزی ہوں، میں حسنین علیہما السلام کے لباس لایا ہوں، جناب فاطمہ علیہا السلام فرماتی ہیں: جب میں نے دروازہ کھولا تو میں نے ایک بہت باہیبت شخص کو دیکھا جس سے خوشبو آرہی تھی اور اس نے ایک بندھی ہوئی گٹھڑی مجھے دے دی اور چلا گیا تو جناب فاطمہ علیہا السلام گھر میں واپس آئیں اور اس گٹھڑی کو کھول کر دیکھا تو اس میں دو کُرتے، دو دستانے، دو پاجامے، دو ردائیں، دو عمامے اور دو عدد جوتے تھے، جناب فاطمہ علیہا السلام بہت خوش

---

[1] ۔ مناقب آل آبي طالب علیھم السلام (لابن شھر آشوب)؛ ج۳؛ ص۳۹۱

ہوئیں پھر حسنین علیہما السلام کو بیدار کیا اور انہیں وہ لباس پہنائے پس جب عید کا دن ہوا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس آئے اور حسنین علیہما السلام کو اپنے دوش مبارک پر سوار کیا اور انہیں ان کی والدہ کے پاس لے گئے اور فرمایا: اے فاطمہ علیہا السلام جو درزی کپڑے لے کر آیا تھا اسے پہچانا؟ عرض کیا: نہیں، خدا کی قسم میں نے نہیں پہچانا اور نہ مجھے معلوم ہے کہ میں نے کسی درزی کو کپڑے دیئے ہیں، خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ علیہا السلام وہ درزی نہیں تھا بلکہ وہ رضوان خازنِ جنت ہے اور وہ لباس حُلَل جنت میں سے ہیں، یہ خبر مجھے جبرائیل علیہ السلام نے پروردگار عالم کی طرف سے دی ہے۔

اور اسی سے ملتی جلتی روایت منتخب میں ہے کہ:

عید کے دن حسنین علیہما السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور لباسوں کا تقاضا کیا، جبرائیل علیہ السلام ان کے لئے سلے ہوئے سفید کپڑے لے کر آئے لیکن حسنین علیہما السلام نے رنگین لباس کی خواہش ظاہر کی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طشت منگوایا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام پانی ڈالنے لگے، حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے سبز رنگ کی خواہش کی اور سید الشہداء علیہ السلام نے سرخ لباس کو پسند کیا، جبرائیل علیہ السلام رونے لگے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونوں شہزادوں کی شہادت کی خبر دی اور یہ کہ حسن علیہ السلام زہر سے شہید ہوں گے اور ان کا بدن مبارک سبز ہو جائے گا اور حسین علیہ السلام اپنے خون میں رنگین ہو کر شہید ہوں گے۔[1]

امام حسین علیہ السلام کا تواضع

عیاشی وغیرہ نے روایت کی ہے:

عن مسعدة بن صدقة قال مر الحسين بن على عَلَيهِمَا السَّلَامُ بمساكين قد بسطوا كساء لهم۔ فألقوا: عليه كسرا فقالوا۔ هلم يا ابن رسول الله، فثنى وركه فأكل معهم، ثم تلا «إِنَّهُ لا يُحِبُّ

۱۔ منتخب طریحی، ص۱۲۱.

الْمُسْتَكْبِرِينَ» ثم قال: قد أجبتكم فأجيبوني قالوا: نعم يا ابن رسول الله و نعمى عين، فقاموا معه حتى أتوا منزله، فقال للرباب: أخرجي ما كنت تدخرين۔[1]

ایک دن امام حسین علیہ السلام کچھ مساکین کے قریب سے گزرے جو اپنی عبائیں بچھا کر خشک روٹیاں ان پر رکھ کر کھا رہے تھے جب انہوں نے حضرت علیہ السلام کو دیکھا تو انہیں دعوت دی، آپ علیہ السلام اپنے گھوڑے سے اترے اور فرمایا: خدا تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور آپ علیہ السلام آکر ان کے پاس بیٹھ گئے اور ان کے ساتھ کچھ کھایا پھر ان سے فرمایا: جس طرح میں نے تمہاری دعوت قبول کی ہے اسی طرح تم لوگ بھی میری دعوت قبول کرو اور انہیں اپنے مکان پر لے آئے اور اپنی کنیز سے فرمایا: جو کچھ عزیز مہمانوں کے لئے تیار کیا ہوا ہے وہ حاضر کرو اور ان کی مہمانی کی اوران پر انعامات و نوازش فرما کر انہیں رخصت کیا۔

امام حسین علیہ السلام کی جود وسخا

اور آپ علیہ السلام کے جود وسخا کے متعلق روایت ہے کہ:

وَ قَدِمَ أَعْرَابِيٌّ الْمَدِينَةَ فَسَأَلَ عَنْ أَكْرَمِ النَّاسِ بِهَا فَدُلَّ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيهِ السَّلَامُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ مُصَلِّياً۔

ایک اعرابی مدینہ میں آیا اور پوچھا: سب لوگوں میں سے زیادہ کریم کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حسین ابن علی علیہما السلام۔ پس وہ آپ علیہ السلام کو تلاش کرتا ہوا مسجد میں آیا، اس نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام نماز میں مشغول ہیں، اس نے چند اشعار آپ علیہ السلام کی مدح اور سخاوت میں کہے۔[2]

۱۔ تفسير العياشي؛ ج۲؛ ص۲۵۷

۲۔ فَوَقَفَ بِإِزَائِهِ وَ أَنْشَأَ:

لَمْ يَخِبِ الْآنَ مَنْ رَجَاكَ وَ مَنْ — حَرَّكَ مِنْ دُونِ بَابِكَ الْحَلَقَةَ

جب آپ علیہ السلام نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

يَا قَنْبَرُ هَلْ بَقِيَ شَيْءٌ مِنْ مَالِ الْحِجَازِ

اے قنبر مالِ حجاز میں سے کچھ باقی ہے؟ عرض کیا جی ہاں چار ہزار دینار، فرمایا:

هَاتِهَا قَدْ جَاءَ مِنْ هُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَّا

لے آؤ کیونکہ ایسا شخص حاضر ہوا ہے جو ان میں ہم سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہے۔

پھر آپ علیہ السلام گھر میں تشریف لے گئے اور اپنی چادر اتار دی اور وہ دینار اس میں لپیٹ کر دروازے کے پیچھے کھڑے ہو گئے،

وَ أَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ حَيَاءً مِنَ الْأَعْرَابِيِّ

اور اعرابی کے چہرے سے شرماتے ہوئے دروازے کے پیچھے سے ہاتھ نکالا اور وہ مال اس اعرابی کو دیا اور چند اشعار[1] اعرابی سے معذرت طلب کرتے ہوئے کہے۔

اعرابی وہ مال لے کر بہت رویا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

لَعَلَّكَ اسْتَقْلَلْتَ مَا أَعْطَيْنَاكَ

اے اعرابی شاید ہماری عطا کو کم سمجھتے ہوئے رو رہے ہو؟ اس نے عرض کیا:

أَنْتَ جَوَادٌ وَ أَنْتَ مُعْتَمَدٌ — أَبُوكَ قَدْ كَانَ قَاتِلَ الْفَسَقَةِ
لَوْلَا الَّذِي كَانَ مِنْ أَوَائِلِكُمْ — كَانَتْ عَلَيْنَا الْجَحِيمُ مُنْطَبِقَةً

۱۔ وَ أَنْشَأَ:

خُذْهَا فَإِنِّي إِلَيْكَ مُعْتَذِرٌ — وَ اعْلَمْ بِأَنِّي عَلَيْكَ ذُو شَفَقَةٍ
لَوْ كَانَ فِي سَيْرِنَا الْغَدَاةَ عَصَا — أَمْسَتْ سَمَانَا عَلَيْكَ مُنْدَفِقَةً
لَكِنَّ رَيْبَ الزَّمَانِ ذُو غِيَرٍ — وَ الْكَفُّ مِنِّي قَلِيلَةُ النَّفَقَةِ

لَا وَ لَكِنْ كَيْفَ يَأْكُلُ التُّرَابُ جُودَكَ[1]

میں اس لئے روتا ہوں کہ ایسے سخی ہاتھ کس طرح خاک میں دفن ہوں گے۔ اسی قسم کا واقعہ امام حسن علیہ السلام سے بھی روایت میں ہے۔

امام حسین علیہ السلام کا عفو و در گزر

بعض کتب میں عصام بن مصطلق شامی سے منقول ہے کہ:

قال عصام بن المصطلق: دخلت المدينة فرأيت الحسين بن علي عليه السّلام فأعجبني سمته و رواؤه و أثار من الحسد ما كان يخفيه صدري لأبيه من البغض۔۔۔[2]

میں مدینہ منورہ میں گیا تو جب میں نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا تو مجھے ان کی روش اور پاکیزہ منظر نے تعجب میں ڈال دیا پھر مجھے بغض و حسد نے مجبور کیا کہ وہ عداوت اور بغض جو میرے سینے میں ان کے والد کے متعلق تھا اسے ظاہر کروں پس میں ان کے قریب گیا اور کہا:

أنت ابن أبي تراب؟

ابو تراب کا بیٹا تو ہے؟

(مؤلف فرماتے ہیں کہ اہل شام، امیر المومنین علیہ السلام کو ابو تراب کی تعبیر سے یاد کرتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ وہ اس طرح امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں کمی کر رہے ہیں جبکہ وہ جب بھی انہیں ابو تراب کہتے تھے تو گویا انہیں زینت بخشتے تھے)۔

خلاصہ یہ کہ عصام کہتا ہے: میں نے حسین علیہ السلام سے کہا: ابو تراب کے بیٹے تُم ہو، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، وہ کہتا ہے میں نے ان کے اور ان کے باپ کو سبّ و شتم کرنے میں بہت شدت کی یعنی جتنا مجھ سے ہو سکا

۱۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)؛ ج۴؛ ص۶۵،۶۶

۲۔ سفینۃ البحار؛ ج۲؛ ص۷۰۵

میں نے گالیاں دی اور ناروا باتیں ان سے کیں تو آپ علیہ السلام نے میری طرف شفقت و مہربانی کے انداز میں دیکھا اور ان آیات کی تلاوت کی:

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم خُذِ الْعَفْوَ وَ أْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ أَعْرِضْ عَنِ الْجاهِلِينَ * وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ * إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذا مَسَّهُمْ طائِفٌ مِنَ الشَّيْطانِ تَذَكَّرُوا فَإِذا هُمْ مُبْصِرُونَ * وَإِخْوانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لا يُقْصِرُونَ[1]

اور یہ آیات اشارہ کرتی ہیں ان مکارم اخلاق کی طرف جن سے خدا نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تادیب فرمائی ہے، ان میں سے یہ ہے کہ لوگوں کے اخلاق میں سے جتنا ان سے ہو سکے اس پر اکتفا کرو اور زیادہ کی توقع نہ رکھو اور بُرے شخص کو برا بدلہ نہ دو اور نادان لوگوں سے اعراض و روگردانی کرو، اور وسوسہ شیطانی کے وقت خدا سے پناہ مانگو۔

پھر مجھ سے فرمایا:

خفض عليك استغفر الله لی و لك، انك لو استعنتنا لأعنّاك، و لو استرفدتنا لرفدناك، و لو استرشدتنا لرشدناك

خود آسان کر دے اس معاملہ کو اور خدا سے اپنے لئے اور میرے لئے بخشش طلب کر، اب اگر ہم سے مدد چاہتا ہے تو ہم تیری مدد کرنے کے لئے تیار ہیں اور اگر عطا اور بخشش کی خواہش ہے تو ہم تجھے عطا کریں گے، اگر ارشاد و ہدایت کا طالب ہے تو تجھے ارشاد و ہدایت کریں گے۔

عصام کہتا ہے کہ میں اپنی گفتگو اور تقصیر پر پشیمان ہوا، اور حضرت علیہ السلام فراست و دانائی سے میری پشیمانی کو بھانپ گئے تو اس آیت کی تلاوت فرمائی "لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین"

۱۔ سورۂ اعراف، آیت ۱۹۹ سے ۲۰۲

یہ آیت شریفہ زبانِ حضرت یوسف علیہ السلام سے نکلی تھی کہ آپ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے ان کو معاف کرتے ہوئے فرمایا کہ تم پر کوئی ملامت اور عیب نہیں، خداوند عالم تمہیں بخش دے گا اور وہ زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

پھر آنجناب علیہ السلام نے فرمایا: تُو اہل شام میں سے ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔

تو فرمایا: شنشنة أعرفها من أخزم

یہ ایک ضرب المثل ہے کہ جس سے آپ علیہ السلام نے تمثیل کی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ گالیاں اور ناروا باتیں جو ہمارے متعلق کہی جاتی ہیں یہ اہل شام کی عادت ہے، جسے معاویہ نے ان کے درمیان جاری کیا ہے۔

پھر فرمایا: حیانا اللّٰه و إیاك، انبسط الینا فی حوائجك و ما یعرض لك تجدنی عند أفضل ظنك إن شاء اللّٰه تعالی

خدا ہمیں اور تجھے سلامتی دے جو حاجت رکھتے ہو کشادہ روئی اور کھلے دل کے ساتھ ہم سے طلب کرو! مجھے اس سے بہتر پاؤ گے جو تمہیں میرے متعلق ظن ہے ان شاءاللہ تعالیٰ۔

عصام کہتا ہے آپ علیہ السلام کے ان اخلاق کریمہ سے ان جسارتوں اور گالیوں کے مقابلہ میں جو مجھ سے سرزد ہوئی تھیں، میرے لئے زمین اتنی تنگ ہوگئی تھی کہ میں پسند کر رہا تھا کہ میں زمین میں غرق ہو جاؤں، مجبوراً میں آپ علیہ السلام سے آہستہ آہستہ دور ہونے لگا اور میں لوگوں کی اوٹ تلاش کرتا تھا تاکہ حضرت علیہ السلام میری طرف نہ دیکھیں لیکن اس مجلس کے بعد میرے نزدیک حضرت علیہ السلام اور ان کے والد بزرگوار علیہ السلام سے زیادہ کوئی شخص محبوب دوست نہیں تھا۔

امام حسین علیہ السلام کا فضل و بخشش

مقتل خوارزم اور جامع الاخبار سے روایت ہوئی ہے کہ:

أَنَّ أَعْرَابِيّاً جَاءَ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيهِمَا السَّلَامُ وَ قَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَدْ ضَمِنْتُ دِيَةً كَامِلَةً وَ عَجَزْتُ عَنْ أَدَائِهَا فَقُلْتُ فِي نَفْسِي أَسْأَلُ أَكْرَمَ النَّاسِ وَ مَا رَأَيْتُ أَكْرَمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه و آله وسلم فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيهِ السَّلَامُ يَا أَخَا الْعَرَبِ أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ[1]

ایک اعرابی امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پوری دیت (خونبہا) کا ضامن ہوں، اور اس کے ادا کرنے کی قدرت مجھ میں نہیں ہے لہٰذا میں نے دل میں خیال کیا کہ سب سے زیادہ کریم شخص سے سوال کروں اور کوئی شخص اہلبیت علیہم السلام رسالت سے زیادہ کریم میرے خیال میں نہیں ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا اے عرب بھائی میں تین مسئلے تجھ سے پوچھتا ہوں اگر ایک کا جواب دیا تو دیت کا تیسرا حصہ تجھے دوں گا اور اگر دو سوالوں کا جواب دیا تو ثلث مال لے سکو گے اور اگر تینوں سوالات کے جواب بتائے تو وہ سارا مال تجھے دے دوں گا ، اعرابی نے فرمایا: اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ علیہ السلام جیسی ہستی جو صاحب علم و شرف ہے اس بدوی سے جو ایک بدو عرب ہے سوال کرے، حضرت علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے جد بزرگوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: المعروف بقدر المعرفة یعنی نیکی و بخشش کا دروازہ لوگوں کی معرفت کے اندازے کے مطابق ان پر کھولا جائے، اعرابی نے عرض کیا: آپ علیہ السلام جو چاہیں سوال کیجیے اگر معلوم ہوا تو جواب دوں گا، ورنہ آپ علیہ السلام سے پوچھ لوں گا اور قوت و طاقت صرف خدا کے لئے ہے، حضرت علیہ السلام نے فرمایا: تمام اعمال سے افضل کون سا عمل ہے؟ عرض کیا اللہ پر ایمان لے آنا، فرمایا کون سی چیز لوگوں کو ہلاکتوں سے بچا سکتی ہے، عرض کیا اللہ پر اعتماد اور توکل کرنا، فرمایا مرد کی زینت کیا چیز ہے، اعرابی نے کہا علم کہ جس کے ساتھ حلم ہو فرمایا اگر اس شرف پر اس کی دسترسی نہ ہو تو عرض کیا پھر مال کہ جس کے ساتھ مروت و جوانمردی ہو، فرمایا اگر یہ بھی اس کے پاس نہ ہو تو کہنے لگا: فقر و فاقہ جس کے ساتھ صبر و تحمل ہو، فرمایا اگر یہ بھی نہ ہو تو اعرابی نے کہا کہ آسمان سے بجلی گرے اور اس کو جلا دے کیونکہ وہ اس

۱۔ جامع الأخبار (للشعیري)؛ ص ۱۳۷

کے علاوہ اور کسی چیز کا مستحق نہیں، پس آپ علیہ السلام ہنسے اور ایک تھیلی جس میں ہزار دینار سرخ تھے اس کی طرف پھینک دی اور اپنی انگوٹھی اسے عطا کی کہ جس کے نگینہ کی قیمت دو ہزار درہم تھی، فرمایا اس زرومال سے تم برائت ذمہ حاصل کرو (یعنی خون بہا ادا کرو) اور یہ انگوٹھی اپنے اخراجات میں صرف کرو، اعرابی نے زرومال اٹھایا اور اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ خدا زیادہ علم رکھتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دیتا ہے۔

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ:

وُجِدَ عَلَى ظَهَرَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيهِمَا السَّلَامُ يَوْمَ الطُّفِّ أَثَرٌ فَسَأَلُوا زَيْنُ الْعَابِدِينَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هٰذَا مِمَّا كَانَ يَنْقُلُ الْجِرَابَ عَلَى ظَهْرِهِ إِلَى مَنَازِلِ الْأَرَامِلِ وَ الْيَتَامَى وَ الْمَسَاكِينِ۔[1]

جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آپ علیہ السلام کی پشت مبارک پر کچھ نشانات تھے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ یہ نشان کیسے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اتنی بوریاں کھانے کی اور دوسری چیزوں کی اپنی پشت پر لاد کر بیوہ عورتوں، یتیم بچوں اور فقراء و مساکین کے گھروں میں لے جاتے رہے کہ یہ نشانات ظاہر ہوگئے۔

امام حسین علیہ السلام کا زہد و عبادت

آپ علیہ السلام کے زہد و عبادت کے متعلق روایت ہے کہ:

لَقَدْ حَجَّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيهِمَا السَّلَامُ خَمْساً وَ عِشْرِينَ حِجَّةً مَاشِياً وَ إِنَّ النَّجَائِبَ تُقَادُ مَعَهُ. وَ مِنْ زُهْدِهِ ع أَنَّهُ قِيلَ لَهُ مَا أَعْظَمَ خَوْفَكَ مِنْ رَبِّكَ فَقَالَ لَا يَأْمَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ خَافَ اللهَ فِي الدُّنْيَا۔[2]

پچیس حج پا پیادہ بجالائے جبکہ اونٹ اور محمل آپ علیہ السلام کے پیچھے پیچھے ہوتے تھے۔

۱۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)؛ ج۴؛ ص۶۶

۲۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)؛ ج۴؛ ص۶۹

D.Z CAR PARLOUR

- Deals in all kinds of auto parts for all vehicles
- Complete Car Service
  - Engine oil and oil filter
  - Lights, tires, bodywork, and exhausts
  - Brakes and steering
  - Fluid and coolant levels
  - Suspension
  - Car battery
  - Auto Maintenance At Your Finger Tips

ALI RAZA LAKHANI

0331-2224202

0321-9244168

FACEBOOK.COM/DZCARPALOUR

SHOP NO. 3, GREEN HOTEL BUILDING, GRUMANDAR, KARACHI - PAKISTAN.

Green Island Youth Forum (A Project of GIT®)

DONATE BOOKS

(new and used)

Pass the joy of reading
Donate a book today

We invite you to join us in fostering a vibrant and thriving book reading culture in our society. Every book has the power to inspire, educate, and entertain, and by donating your old books to our upcoming book fair, you can make a significant difference in the lives of others.

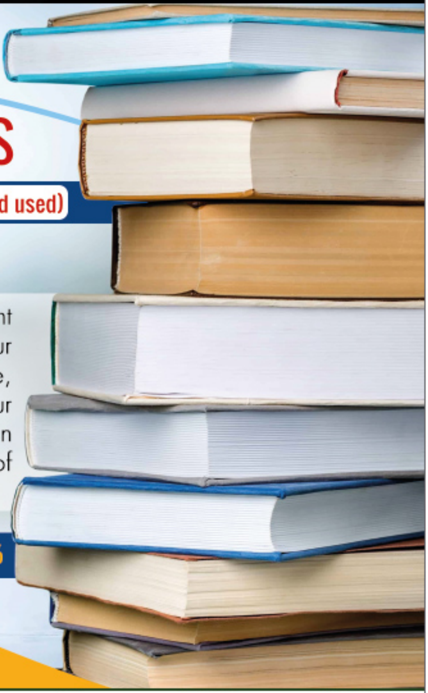

Free Pick-up Service: 0331 2878127 | 0213 2253606

GIYF, Amtul Apartment, Basement,
Near Masjid-e-Ayesha, Parsi Colony,
Soldier Bazar No. 1, Karachi - Pakistan

GIYF@GREENISLANDTRUST.ORG | YOUTH.GREENISLANDTRUST.ORG | (92)32253606 | (92331)2388982 | GIYFPAKISTAN | GIYF1

السلام علیکِ یا فاطمۃ الزہراء

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے فرمایا: ہر وہ شخص جو اپنے خالصانہ عمل کو خداوند عالم کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ خدا بھی اپنی بہترین مصلحت اس کے حق میں قرار دیتا ہے۔ (تحفت العقول ص ۹۴۰)

التماسِ سورہِ فاتحہ

مرحومہ روشن بانو بنت یوسف علی نور محمد
فرنیچر والا خاندان کے تمام مرحومین
راشد موراج کے خاندان کے تمام
ماؤجی خاندان کے تمام مرحومین
مُنّی خاندان کے تمام مرحومین
عبدالکریم کے خاندان کے تمام مرحومین

تمام مرحوم مومنین و مومنات

ADIL FURNISHERS & GENERAL CONTRACTOR

Shabbir Ali 0321 2419020 | Ali Asghar (Raju Bhai) 0333 2136519

All Kinds of Wooden, Aluminum, Glass, Title, Colour, Flooring, Electrical, Plumbring, Fallsealing, Sealing Maintenance & Civilworks

Shop # 2, Zainabia Park View, Block-B, M.A. Jinnah Road, Numaish, KHI.

ایک دن حضرت علیہ السلام سے کہا گیا کہ آپ علیہ السلام خدا سے کتنا ڈرتے ہیں؟ فرمایا: کوئی شخص قیامت کے عذاب سے مامون و محفوظ نہیں ہو سکتا مگر وہ شخص جو دنیا میں خدا سے ڈرے۔

ابن عبد ربّہ نے کتاب الفرید میں روایت کی ہے کہ:

قِيلَ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيهِمَا السَّلَامُ مَا أَقَلَّ وُلْدَ أَبِيكَ قَالَ الْعَجَبُ لِي كَيْفَ وُلِدْتُ كَانَ أَبِي يُصَلِّي فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ أَلْفَ رَكْعَةٍ فَأَيُّ وَقْتٍ يَفْرُغُ لِلنِّساء[1]

علی ابن الحسین علیہما السلام سے عرض کیا گیا کہ آپ علیہ السلام کے پدر بزرگوار کی اولاد کیوں کم ہے؟ فرمایا مجھ تو خود اپنے اوپر تعجب ہے کہ میری ولادت کیسے ہوگئی کیونکہ میرے والد ہر شب و روز میں ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے، آپ علیہ السلام کے پاس فرصت کا وقت کون سا تھا کہ آپ علیہ السلام عورتوں کے پاس جاتے۔

سید شریف زاہد ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن عبد الرحمن علوی حسینی اپنی کتاب تغازی میں ابو حازم اعرج سے روایت کرتے ہیں:

وہ کہتا ہے کہ امام حسن علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی اتنی عزت و تعظیم کرتے تھے گویا وہ امام حسن علیہ السلام سے بڑے ہیں۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے امام حسن علیہ السلام سے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام سے مجھے ایسی ہیبت محسوس ہوتی ہے جس طرح امیر المومنین علیہ السلام کی ہیبت تھی۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ امام حسن علیہ السلام مجلس میں ہمارے ساتھ بیٹھے ہوتے جب امام حسین علیہ السلام آجاتے تو امام حسین علیہ السلام کے احترام کی وجہ سے اس مجلس کی حالت کو بدل دیتے۔

یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام بچپنے اور چھوٹی عمر اور ابتدائی زمانہ اور استقبال جوانی میں ہی زاہد فی الدنیا تھے، امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ان کی مخصوص غذا کھایا کرتے اور ان کا تنگی و سختی میں ساتھ دیتے اور شریک رہتے اور آپ علیہ السلام کا صبر اور نماز آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے قریب قریب تھی اور

۱۔ عقد الفرید، ج ۴، ص ۱۷۱

خداوند عالم نے امام حسین علیہ السلام اور حسن علیہ السلام کو اس امت کا قائد اور مقتداء قرار دیا تھا لیکن ان کے ارادے میں فرق قرار دیا تھا تاکہ لوگ ان دونوں کی اقتداء کریں، پس اگر دونوں ایک ہی طرح اور روش میں رہتے تو لوگ تنگی اور ضیق میں مبتلا ہو جاتے۔

مسروق سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں عرفہ کے دن حسین ابن علی علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ ستو کے پیالے آپ علیہ السلام کے اور آپ علیہ السلام کے ساتھیوں کے سامنے رکھے ہوئے تھے اور قرآن ان کے پہلو میں تھے یعنی روزہ دار تھے اور قرآن پڑھنے میں مشغول تھے، اور منتظر افطار تھے تاکہ اس ستو سے افطار کریں، پس میں نے حضرت علیہ السلام سے چند مسائل پوچھے اور آپ علیہ السلام نے ان کے جوابات ارشاد فرمائے پھر میں ان کی بارگاہ سے نکلا اور امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ لوگ آپ علیہ السلام کی خدمت میں آرہے ہیں اور دستر خوان بچھا ہوا ہے اور اس پر کھانا موجود ہے اور لوگ کھاتے ہیں اور اپنے ساتھ بھی لے جاتے ہیں، جب میں نے یہ دیکھا تو میری حالت غیر ہو گئی، حضرت علیہ السلام نے مجھے دیکھا کہ میری حالت غیر ہو رہی ہے پوچھا: مسروق کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے عرض کیا کہ اے میرے آقا و مولا میں روزے سے ہوں، اور ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے، فرمایا: بتاؤ کیا چیز تجھے نظر آئی ہے؟ میں نے کہا میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے بھائی میں اختلاف ہو، میں امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں گیا ہوں تو انہیں دیکھا ہے کہ وہ روزے سے ہیں اور افطار کے منتظر ہیں اور آپ علیہ السلام کی خدمت میں آیا ہوں اس حالت میں آپ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں، حضرت علیہ السلام نے جب یہ سنا تو مجھے سینے سے لگا لیا، فرمایا اے ابن الاشرس! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوند عالم نے ہم دونوں کو اس امت کا مقتداء قرار دیا ہے، مجھے تم میں سے افطار کرنے والوں کا مقتداء اور میرے بھائی کو تمہارے روزہ داروں کا مقتداء بنایا ہے تاکہ تم وسعت میں رہو اور تم پر کوئی بوجھ نہ ہو۔

امام حسین علیہ السلام کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شباہت رکھنا

روایت ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام صورت و سیرت میں سب لوگوں سے زیادہ سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شباہت رکھتے تھے۔

أَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيهِ السَّلَامُ كَانَ يَقْعُدُ فِي الْمَكَانِ الْمُظْلِمِ فَيُهْتَدَىٰ إِلَيْهِ بِبَيَاضِ جَبِينِهِ وَنَحْرِهِ۔[1]

اور تاریک راتوں میں آپ علیہ السلام کی جبین مبارک اور گردن کے نچلے حصہ سے نور ساطع ہوتا تھا اور لوگ اس نور کی وجہ سے آپ علیہ السلام کو پہچان لیتے تھے۔

مناقب ابن شہر آشوب اور دوسری کتب میں روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام حسنین شریفین علیہما السلام کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دو بیٹوں کو کوئی عطیہ اور میراث عطا فرمایئے، فرمایا:

فَقَالَ أَمَّا الْحَسَنُ عَلَيهِ السَّلَامُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَ سُؤْدُدِي وَ أَمَّا الْحُسَيْنُ عَلَيهِ السَّلَامُ فَلَهُ جُرْأَتِي وَ جُودِي وَ فِي كِتَابٍ آخَرَ أَنَّ فَاطِمَةَ سلام الله علیها قَالَتْ رَضِيتُ يَا رَسُولَ الله صلی الله علیه و آله وسلم فَلِذَلِكَ كَانَ الْحَسَنُ حَلِيماً مَهِيباً وَ الْحُسَيْنُ نَجْداً جَوَاداً۔[2]

میں اپنی ہیبت اور سیادت حسن علیہ السلام کو اور شجاعت و سخاوت حسین علیہ السلام کو عطا کرتا ہوں، عرض کیا میں راضی ہوں اور ایک روایت ہے کہ حسن علیہ السلام کو ہیبت و حلم دیتا ہوں اور حسین علیہ السلام کو جود و رحمت۔

اور ابن طاؤس نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں امام حسین علیہ السلام سے سنا جب کہ وہ بچے تھے، آپ علیہ السلام فرماتے تھے خدا کی قسم میرا خون بہانے کے لئے بنی امیہ کے سرکش و باغی لوگ جمع ہوں گے اور ان کا سرکردہ عمر بن سعد ہوگا، میں نے کہا کیا رسول

۱۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)؛ ج ۴؛ ص ۷۵

۲۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)؛ ج ۳؛ ص ۳۹۶

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ علیہ السلام کو اس کی خبر دی ہے؟ فرمایا کہ نہیں، پس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت علیہ السلام کی وہ بات نقل کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عِلْمِي عِلْمُهُ، وَعِلْمُهُ عِلْمِي، وَإِنَّا لَنَعْلَمُ بِالْكَائِنِ قَبْلَ كَيْنُونَتِهِ۔[1]

میرا علم اس کا علم ہے اور اس کا علم میرا علم ہے اور بے شک ہم واقعہ رونما ہونے سے پہلے جانتے ہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔

اور ابن شہر آشوب نے حضرت علی بن حسین علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا میں اپنے پدر بزرگوار کی خدمت میں عراق کی طرف روانہ ہوا، جس منزل پر اترتے اور وہاں سے کوچ کرتے تھے حضرت یحییٰ علیہ السلام بن زکریا علیہ السلام کا ذکر فرماتے ہیں۔

وَ ذَكَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا وَ قَالَ يَوْماً مِنْ هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللهِ أَنَّ رَأْسَ يَحْيَى أُهْدِيَ إِلَى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ۔[2]

اور ایک دن فرمایا دنیا کی پستی اور خواری میں سے یہ بات ہے کہ جناب یحییٰ علیہ السلام کا سر بنی اسرائیل کی بدکار عورتوں میں سے ایک زناکار عورت کے لیے بطور ہدیہ بھیجا گیا۔

اور احادیث معتبرہ میں طرقِ خاصہ وعامہ سے روایت ہے کہ اکثر ایسا ہوتا کہ جناب فاطمہ علیہا السلام عالم خواب میں ہوتیں اور امام حسین علیہ السلام گہوارے میں ہوتے تو جبریل علیہ السلام آکر گہوارہ کو جھولا جھلاتے، حسین علیہ السلام سے باتیں کرتے اور خاموش کراتے، جب فاطمہ علیہا السلام بیدار ہوتیں تو دیکھتیں کہ گہوارہ حرکت میں ہے اور کوئی حسین علیہ السلام سے باتیں کر رہا ہے لیکن کوئی شخص نظر نہیں آتا جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتیں تو فرماتے کہ وہ جبریل علیہ السلام ہیں۔[3]

۱۔ دلائل الإمامة (ط-الحديثة)؛ ص ۱۸۴

۲۔ مناقب آل أبي طالب علیہم السلام (لابن شهر آشوب)؛ ج۴؛ ص ۸۵

۳۔ بحار الأنوار (ط-بيروت)، ج ۴۴، ص: ۱۸۸

تیسری فصل: حضرت سید الشہداء علیہ السلام پر رونے اور آپ علیہ السلام کا مرثیہ پڑھنے اور عزاداری قائم کرنے کے ثواب کا بیان

شیخ جلیل کامل جعفر بن قولویہ کتاب کامل میں ابن خارجہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ:

عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا الْحُسَيْنَ عَلَيهِ السَّلَامُ وَ عَلَى قَاتِلِهِ لَعْنَةُ اللهِ فَبَكَى أَبُوعَبْدِ اللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ وَ بَكَيْنَا قَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيهِ السَّلَامُ أَنَا قَتِيلُ الْعَبْرَةِ لَا يَذْكُرُنِي مُؤْمِنٌ إِلَّا بَكَى۔[1]

میں ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور امام حسین علیہ السلام کا تذکرہ کیا تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بہت روئے اور ہم نے بھی گریہ کیا پھر آپ علیہ السلام نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ میں گریہ وزاری کا مقتول ہوں، کوئی مومن مجھے یاد نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ روئے گا۔

اور یہ بھی روایت ہے کہ:

مَا ذُكِرَ الْحُسَيْنُ عَلَيهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ فِي يَوْمٍ قَطُّ فَرُئِيَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ مُتَبَسِّماً فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَى اللَّيْلِ وَ كَانَ يَقُولُ الْحُسَيْنُ عَلَيهِ السَّلَامُ عَبْرَةُ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔[2]

جس دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امام حسین علیہ السلام کا تذکرہ ہوتا تو پھر کوئی شخص شام تک آپ علیہ السلام کو تبسم کرتے نہ دیکھتا اور پھر سارا دن آپ علیہ السلام محزون اور روتے رہتے اور فرماتے کہ امام حسین علیہ السلام ہر مومن کے گریہ کا سبب ہیں۔

اور شیخ طوسی و مفید ابان بن تغلب سے روایت کرتے ہیں کہ:

۱۔ کامل الزیارات، النص، ص: ۱۰۸، ۱۰۹

۲۔ کامل الزیارات؛ النص؛ ص ۱۰۸

قَالَ: نَفَسُ الْمَهْمُومِ لِظُلْمِنَا تَسْبِيحٌ وَهَمُّهُ لَنَا عِبَادَةٌ وَكِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللهِ۔۔۔[1]

جو شخص ہماری مظلومیت کی وجہ سے مہموم و مغموم ہو تو اس کا سانس لینا تسبیح ہے اور اس کا غم زدہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے اسرار کو دوسرے لوگوں سے چھپانا راہ خدا میں جہاد کرنا ہے۔ پھر فرمایا: ضروری ہے کہ یہ حدیث آب زر سے لکھی جائے۔

بہت سے اسناد معتبر کے ساتھ ابو عمار مُنشِد یعنی اشعار پڑھنے والے سے روایت ہوئی ہے:

عَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْمُنْشِدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي يَا أَبَا عُمَارَةَ أَنْشِدْنِي لِلْعَبْدِيِّ فِي الْحُسَيْنِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ فَأَنْشَدْتُهُ فَبَكَى قَالَ ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ فَبَكَى قَالَ فَوَاللهِ مَا زِلْتُ أُنْشِدُهُ وَيَبْكِي حَتَّى سَمِعْتُ الْبُكَاءَ مِنَ الدَّارِ۔۔۔[2]

وہ کہتا ہے کہ ایک دن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابو عمارہ! چند اشعار امام حسین علیہ السلام کے مرثیہ میں پڑھو، جب میں نے پڑھنا شروع کیا تو حضرت علیہ السلام رونے لگے، میں مرثیہ پڑھتا جاتا تھا اور حضرت علیہ السلام گریہ فرماتے جاتے تھے، یہاں تک کہ رونے کی آواز آپ علیہ السلام کے گھر سے بلند ہوئی اور دوسری روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس طریقہ پر پڑھو جس طرح اپنے ہاں پڑھا کرتے اور نوحہ کرتے ہو، جب میں نے پڑھا تو حضرت علیہ السلام بہت روئے اور حضرت علیہ السلام کی مستورات کے رونے کی آواز بھی پس پردہ سے بلند ہوئی، جب میں فارغ ہوا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو شخص امام حسین علیہ السلام کے مرثیہ میں شعر پڑھے اور پچاس افراد کو رلائے تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جو شخص تیس افراد کو رلائے تو جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے اور جو مرثیہ پڑھ کر خود روئے تو اس کے لئے بہشت واجب ہے اور جس کو رونا نہ آئے اور وہ تباکی کرے (رونے والے کی شکل بنائے) تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔

۱۔ الأمالي (للمفيد)؛ النص؛ ص ۳۳۸

۲۔ ثواب الأعمال وعقاب الأعمال؛ النص؛ ص ۸۴

اور شیخ کشی نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ:

أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ عَفَّانَ الطَّائِیِّ۔ بَلَغَنِی أَنَّكَ تَقُولُ الشِّعْرَفِی الْحُسَیْنِ ع وَ تُجِیدُ قَالَ نَعَمْ فَأَنْشَدَهُ فَبَكَی وَ مَنْ حَوْلَهُ حَتَّی سَالَتِ الدُّمُوعُ عَلَی وَجْهِهِ وَلِحْیَتِهِ۔۔۔[1]

میں ایک گروہ کے ساتھ جو اہل کوفہ تھے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ جعفر بن عفان وارد ہوا، حضرت علیہ السلام نے اس کی عزت و تکریم کی اور اسے اپنے سامنے بٹھایا پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا، اے جعفر! اس نے عرض کیا: لبیک! خدا مجھے آپ پر قربان کرے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم امام حسین علیہ السلام کے مرثیہ میں شعر کہتے ہو اور عمدہ کہتے ہو، عرض کیا: ہاں میں آپ علیہ السلام پر قربان ہو جاؤں، آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پڑھو، جب جعفر نے مرثیہ پڑھا تو حضرت علیہ السلام اور حاضرین مجلس نے گریہ کیا اور حضرت علیہ السلام نے اس قدر گریہ کیا کہ آپ علیہ السلام کے آنسو محاسن شریف پر جاری ہوئے پھر فرمایا کہ ملائکہ مقربین یہاں موجود تھے اور انہوں نے تمہارا مرثیۂ حسین علیہ السلام سنا ہے اور ہمارے رونے سے زیادہ روئے ہیں، اور تحقیق اس وقت خداوند عالم نے جنت اس کی تمام نعمات کے ساتھ تم پر واجب کر دی ہے اور تمہارے گناہوں کو بخش دیا ہے۔

فرمایا اے جعفر تو چاہتا ہے کہ میں اس سے زیادہ کہوں، وہ کہنے لگا ہاں اے میرے سردار، فرمایا:

مَا مِنْ أَحَدٍ قَالَ فِی الْحُسَیْنِ عَلَيهِ السَّلَامُ شِعْراً فَبَكَی وَ أَبْكَی بِهِ إِلَّا أَوْجَبَ اللهُ لَهُ الْجَنَّةَ[2]

جو شخص حسین علیہ السلام کے مرثیہ میں شعر کہے، خود روئے اور دوسروں کو رُلائے تو یقیناً خداوند عالم اس کے لئے بہشت واجب کر دیتا ہے اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

حامی حوزۂ اسلام سید اجل میر حامد حسین طاب ثراہ کتاب عبقات میں معاہد التنصیص سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن سہل کمیت کا ساتھی کہتا ہے کہ میں اور کمیت ایام تشریق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی

۱۔ رجال الکشي - اختيار معرفة الرجال (مع تعليقات مير داماد الأسترآبادي)؛ ج ۲؛ ص ۵۷۴

۲۔ رجال الکشي - اختيار معرفة الرجال (مع تعليقات مير داماد الأسترآبادي)؛ ج ۲؛ ص ۵۷۴

خدمت میں حاضر ہوئے، کمیت نے عرض کیا آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں، کیا آپ علیہ السلام اجازت دیتے ہیں کہ چند اشعار آپ علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کروں، فرمایا یہ دن عظیم اور محترم ہیں، کنایہ اس طرف تھا کہ ان ایام شریفہ میں شعر پڑھنے مناسب نہیں ہیں، عرض کیا یہ اشعار آپ علیہ السلام کے حق میں ہیں فرمایا پڑھو اور آپ علیہ السلام نے کسی کو بھیجا اور آپ علیہ السلام کے کچھ اہل خانہ بھی حاضر ہوئے تا کہ وہ بھی سنیں پس کمیت نے اپنے اشعار پڑھے اور حاضرین نے بہت گریہ کیا یہاں تک کہ وہ اس شعر تک پہنچا:

یصیب به الرامون عن قوس غیرهم فیا آخرا اسدی له الغی اول

ترجمہ: اس کو تیر لگانے والے مارتے ہیں دوسرے کے کمان سے پس اے آخری کہ جس کے لئے گمراہی نے اول کو درست کیا (یا جس کے لئے اول نے گمراہی کو درست کیا)

حضرت علیہ السلام نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا:

اللهم اغفر للکمیت ماقدم وما اخر وما اسر وما اعلن واعطه حتیٰ یرضیٰ

خدایا! کمیت کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما اور جو اس نے چھپ کر کئے ہوں یا ظاہر بظاہر اور اس کو اتنا دے کہ وہ راضی ہو جائے۔[1]

اور شیخ صدوق نے امالی میں ابراہیم بن ابو الحمود سے روایت کی ہے کہ:

عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيهِمَا السَّلَامُ قَالَ: مَنْ تَرَكَ السَّعْيَ فِي حَوَائِجِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَضَى اللهُ لَهُ حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ مَنْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمَ مُصِيبَتِهِ وَ حُزْنِهِ وَ بُكَائِهِ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ فَرَحِهِ وَ سُرُورِهِ وَ قَرَّتْ بِنَا فِي الْجِنَانِ عَيْنُهُ وَ مَنْ سَمَّى يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَوْمَ بَرَكَةٍ وَ ادَّخَرَ فِيهِ لِمَنْزِلِهِ شَيْئاً لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيمَا ادَّخَرَ وَ حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ يَزِيدَ وَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ وَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ لَعَنَهُمُ اللهُ إِلَى أَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ النَّارِ۔[2]

۱۔ معاهد التنصیص، ج۳، ص۹۶

۲۔ الأمالي (للصدوق)؛ النص؛ ص۱۲۹

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ماہ محرم ایسا مہینہ تھا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ اس میں جنگ حرام سمجھتے تھے اس امت جفاکار نے اسی مہینہ میں ہمارا خون حلال سمجھا، ہماری ہتکِ حرمت کی، ہماری خواتین اور بچوں کو اسی مہینہ میں قید کیا، ہمارے خیموں میں آگ لگائی، ہمارا مال واسباب لوٹا، اور ہمارے حق میں حرمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رعایت نہ کی، یاد رکھو کہ شہادت حسین علیہ السلام وہ مصیبت ہے کہ جس نے ہماری آنکھیں مجروح کر دیں اور ہمارے آنسو بہائے اور ہمارے عزت دار کو ذلیل کیا اور زمین کربلا نے ہمیں قیامت تک کے لئے کرب و بلا کا وارث بنایا، پس حسین علیہ السلام جیسے مظلوم پر رونے والوں کو رونا چاہئے کیونکہ آپ علیہ السلام پر گریہ کرنا بڑے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے پھر فرمایا کہ جب ماہ محرم ہوتا تو میرے والد کو کوئی شخص ہنستے ہوئے نہ دیکھتا اور حزن و اندوہ ان پر ہمیشہ غالب رہتا، دس محرم تک اور جب دسویں کا دن ہوتا تو آپ علیہ السلام کے لئے یہ دن مصیبت، حزن اور گریہ وزاری کا ہوتا اور آپ علیہ السلام فرماتے کہ آج کا دن وہ ہے کہ جس میں حسین علیہ السلام شہید ہوئے۔

اور یہ بھی شیخ صدوق نے حضرت علیہ السلام سے روایت کی کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنی حاجات میں سعی و کوشش ترک کر دے تو خداوند عالم اس کی دنیا و آخرت کی حاجات پوری فرمائے گا، اور روز عاشورہ جس کے لئے مصیبت حزن اور گریہ کا دن ہو تو خداوند عالم قیامت کا دن اس کے لئے خوشی و سرور کا قرار دے گا، اور اس کی آنکھیں جنت میں ہماری وجہ سے روشن ہوں گی اور جو شخص عاشورہ کے دن کو برکت شمار کرے اور برکت کے لئے اس دن خرچ و خوراک گھر میں ذخیرہ کر کے رکھے تو اس کو اس چیز میں برکت حاصل نہیں ہوگی جس کو اس نے ذخیرہ کیا ہے اور خداوند عالم اسے قیامت کے دن یزید، عبید اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد لعن اللہ کے ساتھ اسفل درک جہنم میں محشور کرے گا۔

اور یہ بھی سند معتبر کے ساتھ ریان بن شبیب سے (جو کہ معتصم خلیفہ عباسی کا خالو ہے) روایت کی ہے:

عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ شَبِيبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ شَبِيبٍ أَصَائِمٌ أَنْتَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي دَعَا فِيهِ زَكَرِيَّا ع رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ رَبِّ

هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعاءِ فَاسْتَجَابَ اللهُ لَهُ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَنَادَتْ زَكَرِيَّا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى فَمَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمَ ثُمَّ دَعَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ۔[1]

وہ کہتا ہے کہ میں محرم کی پہلی تاریخ کو امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، فرمایا: اے ابن شبیب! تم روزے سے ہو، میں نے عرض کیا کہ نہیں، فرمایا یہ دن وہ ہے جس دن زکریا علیہ السلام نے خداوند عالم سے بیٹے کی خواہش کی تھی اور ملائکہ نے زکریا علیہ السلام کو محراب عبادت میں پکار کر کہا تھا کہ خدا تجھے یحیٰ علیہ السلام کی بشارت دیتا ہے پس جو شخص اس دن روزہ رکھے اس کی دعا قبول ہو گی، جس طرح کہ زکریا علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی تھی پھر فرمایا اے شبیب کے بیٹے محرم وہ مہینہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ گزشتہ زمانے میں اس مہینہ کے احترام کو مد نظر رکھتے ہوئے ظلم وجنگ کو حرام سمجھتے تھے، پس اس امت نے اس مہینہ کی حرمت نہیں پہچانی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام کو نہیں پہچانا، اس ماہ میں ذریت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کی، ان کی مستورات کو قید کیا اور ان کے مال اور اسباب لوٹے، پس خدا انہیں کبھی نہیں بخشے گا۔ اے شبیب کے بیٹے اگر کسی چیز پر رونا چاہتا ہے تو حسین بن علی علیہما السلام پر گریہ کر کیونکہ انہیں گوسفند کی طرح ذبح کیا گیا ہے اور ان کے ساتھ اہلبیت علیہم السلام میں سے اٹھارہ افراد کو شہید کیا ہے کہ جن میں سے کسی ایک کی بھی روئے زمین پر شبیہ ومثال نہ تھی، بتحقیق آپ علیہ السلام کی شہادت پر سات آسمان اور زمینوں نے گریہ کیا ہے اور چار ہزار فرشتے آپ علیہ السلام کی مدد کے لئے آسمان سے اترے، جب زمین پر پہنچے تو حضرت علیہ السلام شہید ہو چکے تھے پس وہ ہمیشہ آپ علیہ السلام کی قبر کے پاس حالِ پریشان، خاک آلود رہتے ہیں یہاں تک کہ قائم آل محمد علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور وہ فرشتے حضرت علیہ السلام کے مددگاروں میں ہوں گے اور جنگ کے وقت ان کا نعرہ ہو گا: یالثارات الحسین علیہ السلام آؤ، اے حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لینے والو آؤ!

۱۔ الامالی (للصدوق)؛ النص؛ ص۱۲۹

اے پسر شبیب! میرے والد نے اپنے باپ دادا سے یہ خبر دی ہے کہ جب میرے جد بزرگوار حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آسمان سے خاک وخون کی بارش ہوئی، اے ابن شبیب اگر تم حسین علیہ السلام پر گریہ کرو یہاں تک کہ تمہارے آنسو تمہارے چہرے پر جاری ہو تو خداوند عالم تمھارے چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دے گا، چاہے تھوڑے ہوں یا زیادہ اے فرزند شبیب اگر چاہتے ہو کہ جب خدا سے ملاقات کرو اور تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو تو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرو، اے فرزند شبیب اگر چاہتے ہو کہ بہشت کے غرفہ عالیہ (اوپر والی منزل کا کمرہ) میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کے ساتھ رہو تو قاتلان حسین علیہ السلام پر لعنت کرو، اے فرزند شبیب اگر چاہتے ہو کہ شہداء کربلا جتنا ثواب حاصل کرو تو جب حضرت علیہ السلام کی مصیبت کو یاد کرو تو کہو یلیتنی کنت معهم فافوز فوزاً عظیما اے کاش میں ان کے ساتھ ہوتا تو عظیم کامیابی حاصل کرتا اے فرزند شبیب! اگر چاہتے ہو کہ درجات عالیات بہشت میں ہمارے ساتھ رہو تو ہمارے غم واندوہ میں اندوہناک اور ہماری خوشی میں خوش رہو، اور تم پر ہماری ولایت ومحبت لازم ہے کیونکہ اگر کوئی شخص کسی پتھر سے محبت کرتا ہے تو خداوند عالم قیامت کے دن اسے اس کے ساتھ محشور کرے گا۔

ابن قولویہ نے سند معتبر کے ساتھ ابی ہارون مکفوف (نابینا) سے روایت کی ہے کہ:

عَنْ أَبِي هَارُونَ الْمَكْفُوفِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ يَا أَبَا هَارُونَ أَنْشِدْنِي فِي الْحُسَيْنِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ فَأَنْشَدْتُهُ فَبَكَى فَقَالَ أَنْشِدْنِي كَمَا تُنْشِدُونَ يَعْنِي بِالرِّقَّةِ قَالَ فَأَنْشَدْتُه۔۔۔[1]

وہ کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا: میرے لئے مرثیہ پڑھو، جب میں نے شروع کیا تو فرمایا: یوں نہیں، اس طرح پڑھو جس طرح تمہارے ہاں متعارف ہے اور جس طرح امام حسین علیہ السلام کی قبر کے پاس پڑھتے ہو۔ ابو ہارون نے اشعار پڑھنا شروع کئے کہ امام علیہ السلام نے رونا شروع کیا اور کافی دیر تک روتے رہے میں خاموش ہو گیا، فرمایا اور پڑھو

۱۔ کامل الزیارات؛ النص؛ ص ۱۰۴

میں نے وہ اشعار آخر تک پڑھے، آپ علیہ السلام نے فرمایا اور بھی میرے لئے مرثیہ پڑھو، میں نے یہ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے:

یا مریم قومی فاندبی مولاك   وعلی الحسین فاسعدی ببکاك

حضرت علیہ السلام گریہ کرتے رہے اور مستورات نے گریہ و شیون بلند کیا جب گریہ سے خاموش ہوئے تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا، اے ہارون جو حسین علیہ السلام کا مرثیہ پڑھے اور دس آدمیوں کو رلائے تو اس کے لئے جنت ہے پھر ایک ایک کم کرتے گئے یہاں تک کہ فرمایا جو مرثیہ پڑھے اور ایک آدمی کو رُلائے تو اس کے لئے جنت لازم واجب ہو جاتی ہے پھر فرمایا جو حسین علیہ السلام کو یاد کرے اور ان پر گریہ کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

اور سند معتبر کے ساتھ عبد اللہ بن بکیر سے بھی روایت ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُکَیْرٍ قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ أَبِی عَبْدِ اللهِ عَلَیهِ السَّلَامُ فِی حَدِیثٍ طَوِیلٍ فَقُلْتُ یَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ لَوْ نُبِشَ قَبْرُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیهِمَا السَّلَامُ هَلْ کَانَ یُصَابُ فِی قَبْرِهِ شَیْءٌ فَقَالَ یَا ابْنَ بُکَیْرٍ مَا أَعْظَمَ مَسَائِلَكَ إِنَّ الْحُسَیْنَ عَلَیهِ السَّلَامُ مَعَ أَبِیهِ وَ أُمِّهِ وَ أَخِیهِ فِی مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ ص وَ مَعَهُ یُرْزَقُونَ وَ یُحْبَرُونَ وَإِنَّهُ لَعَنْ یَمِینِ الْعَرْشِ مُتَعَلِّقٌ بِهِ یَقُولُ۔ یَا رَبِّ أَنْجِزْلِی مَا وَعَدْتَنِی وَإِنَّهُ لَیَنْظُرُإِلَی زُوَّارِهِ۔۔۔[1]

وہ کہتا ہے کہ ایک دن میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر امام حسین علیہ السلام کی قبر کو شگاف کریں تو کیا کوئی چیز وہاں انہیں دکھائی دے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے فرزند بکر کتنے زیادہ عظیم ہیں تیرے مسائل، یہ بات محقق ہے کہ حسین ابن علی علیہما السلام اپنے باپ، ماں اور بھائی کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھاتے پیتے اور خوش و خرم رہتے ہیں اور کبھی کبھی عرش کے دائیں جانب جھکتے ہیں اور خداوند عالم سے کہتے ہیں کہ جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا ہے اس کو پورا فرما، اور وہ اپنے زیارت کرنے والوں کو دیکھتے ہیں اور انہیں ان کے ناموں ان کے

۱۔ کامل الزیارات؛ النص؛ ص ۱۰۳

آباؤ اجداد کے ناموں اور ان کے رہنے کی جگہوں اور جو کچھ ان کے گھر میں ہے اس کے ساتھ پہچانتے ہیں اس سے کہیں زیادہ کہ جس طرح تم اپنی اولاد کو پہچانتے ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف دیکھتے ہیں کہ وہ آپ علیہ السلام پر گریہ کر رہے ہیں اور ان کے لئے آپ علیہ السلام بخشش طلب کرتے ہیں اور اپنے بزرگوں سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ان کے لئے استغفار کریں اور کہتے ہیں اے مجھ پر رونے والے اگر تجھے معلوم ہو جائیں وہ ثواب جو خدا نے میرے لئے مہیا کر رکھے ہیں تو تیری خوشی غم و اندوہ سے زیادہ ہو اور آپ علیہ السلام خداوند عالم سے سوال کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام پر رونے والے نے جتنے گناہ کئے ہیں وہ انہیں معاف کر دے۔

اور سند معتبر کے ساتھ مسمع سے بھی روایت کی ہے کہ:

عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ كِرْدِينِ الْبَصْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مِسْمَعُ أَنْتَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ أَمَا تَأْتِي قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ لَا أَنَا رَجُلٌ مَشْهُورٌ عِنْدَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَعِنْدَنَا مَنْ يَتَّبِعُ هَوَى هَذَا الْخَلِيفَةِ وَعَدُوُّنَا كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْقَبَائِلِ مِنَ النُّصَّابِ وَغَيْرِهِمْ وَلَسْتُ آمَنُهُمْ أَنْ يَرْفَعُوا حَالِي عِنْدَ وُلْدِ سُلَيْمَانَ فَيُمَثِّلُونَ بِي[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا: تم جو اہل عراق میں سے ہو کبھی امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے بھی جاتے ہو، میں نے عرض کیا کہ نہیں کیونکہ اہل بصرہ میں سے مشہور و معروف شخص ہوں ہمارے قریب کچھ لوگ رہتے ہیں جو خلیفہ کے تابع ہیں اور مختلف قبائل اور ناصبی وغیرہ لوگوں میں سے ہمارے بہت دشمن ہیں اور ہم اس سے کہ وہ ہمارے حالات والی و حکم سے کہیں مامون نہیں اور وہ ہمیں ضرر اور تکلیفیں پہنچائیں، حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو پھر کبھی ان مصائب کا دل میں تصور کرتے ہو جو حضرت علیہ السلام پر وارد ہوئے میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا حضرت علیہ السلام کی مصیبت پر جزع فزع کرتے ہو، میں نے عرض کیا: ہاں خدا کی قسم میں جزع فزع کرتا ہوں یہاں تک کہ میرے گھر والے اس غم و

۱۔ کامل الزیارات؛ النص؛ ص ۱۰۱

اندوہ کا اثر مجھ میں محسوس کرتے ہیں، اور میں کھانا چھوڑ دیتا ہوں یہاں تک کہ میری حالت سے آثار مصیبت ظاہر ہوتے ہیں، حضرت علیہ السلام نے فرمایا، خدا تیرے رونے پر رحم کرے کیونکہ تیرا ان لوگوں میں شمار ہوگا جو ہمارے لئے جزع فزع کرتے ہیں اور ہماری خوشی پر خوش ہوتے ہیں اور ہمارے غم میں اندوہناک ہوتے ہیں اور ہمارے خوف کی وجہ سے خوفناک رہتے ہیں اور امن سے رہتے ہیں اور قریب ہے کہ اپنی موت کے وقت میرے آباؤ اجداد کو دیکھے کہ وہ تیرے پاس آئیں اور وہ ملک الموت کو تیرے متعلق سفارش کریں اور مجھے ایسی بشارتیں دیں کہ جن سے تیری آنکھیں روشن ہوں اور تو خوش ہو اور ملک الموت تجھ پر زیادہ مہربان ہو اس مہربان ماں سے جو اپنے بچے سے شفقت و مہربانی کرتی ہے پس حضرت علیہ السلام رونے لگے اور میں بھی رویا۔ (آخر حدیث تک جو آنکھوں کو روشن اور دل کو منور کرتی ہے)۔

اور سند معتبر کے ساتھ زرارہ سے بھی روایت کی ہے کہ:

عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ يَا زُرَارَةُ إِنَّ السَّمَاءَ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً بِالدَّمِ وَإِنَّ الْأَرْضَ بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً بِالسَّوَادِ وَإِنَّ الشَّمْسَ بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً بِالْكُسُوفِ وَ الْحُمْرَةِ وَإِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ وَ انْتَثَرَتْ وَإِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيهِ السَّلَامُ[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے زرارہ بے شک آسمان چالیس دن تک امام حسین علیہ السلام پر سرخی و کسوف کے ساتھ رویا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور ایک دوسرے سے جدا ہوئے اور دریا جوش و خروش میں آئے ملائکہ نے چالیس دن تک آپ علیہ السلام پر گریہ کیا، بنی ہاشم کی کسی عورت نے خضاب نہیں کیا، تیل اور سرمہ نہیں لگایا اور اپنے بالوں میں کنگھی نہیں کی جب تک عبید اللہ بن زیاد کا سر ہمارے سامنے نہیں لایا گیا، اور ہم ہمیشہ حضرت علیہ السلام پر روتے رہتے ہیں میرے جد بزرگوار علی ابن

۱۔ کامل الزیارات؛ النص؛ ص ۸۱

الحسین علیہ السلام جب اپنے پدر عالی قدر کو یاد کرتے تو روتے روتے آپ علیہ السلام کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور جو شخص آپ علیہ السلام کو اس حالت میں دیکھتا تو آپ علیہ السلام کے رونے سے وہ گریہ کرتا اور جو فرشتے اس امام شہید کی قبر کے پاس ہیں وہ آپ علیہ السلام پر روتے ہیں اور ان کے رونے سے فضا میں پرندے اور جو کچھ فضا اور آسمان پر فرشتے ہیں وہ سب گریہ کرتے ہیں۔

ابن قولویہ نے سند معتبر کے ساتھ داؤد رقی سے روایت کی ہے:

عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ إِذَا اسْتَسْقَى الْمَاءَ فَلَمَّا شَرِبَهُ رَأَيْتُهُ قَدِ اسْتَعْبَرَ وَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ بِدُمُوعِهِ ثُمَّ قَالَ لِي يَا دَاوُدُ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ عَلَيهِ السَّلَامُ فَمَا مِنْ عَبْدٍ شَرِبَ الْمَاءَ فَذَكَرَ الْحُسَيْنَ عَلَيهِ السَّلَامُ وَ لَعَنَ قَاتِلَهُ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَ حَطَّ عَنْهُ مِائَةَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَ كَأَنَّمَا أَعْتَقَ مِائَةَ أَلْفِ نَسَمَةٍ وَ حَشَرَهُ اللهُ[1]

وہ کہتا ہے کہ ایک دن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، تو آپ علیہ السلام نے پانی منگوایا، جب پانی پیا تو آپ علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا اے داؤد خدا لعنت کرے قاتلانِ حسین علیہ السلام پر پھر فرمایا جو شخص پانی پیئے تو حضرت علیہ السلام کو یاد کرے اور آپ علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت کرے تو یقیناً خداوند عالم ایک لاکھ نیکیاں اس کے لیے لکھ دیتا ہے، اور ایک لاکھ گناہ اس کے اٹھالیتا ہے اور ایک لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور اس طرح ہے جیسے اس نے ایک لاکھ غلام آزاد کئے ہوں اور قیامت کے دن وہ ٹھنڈے اور خوش و کرم دل کے ساتھ مبعوث ہو گا۔

شیخ طوسی قدس سرہ نے سند معتبر کے ساتھ معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے:

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) إِذْ جَاءَ شَيْخٌ قَدِ انْحَنَى مِنَ الْكِبَرِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ. فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ

۱۔ کامل الزیارات؛ النص؛ ص۱۰۶

وَ بَرَكَاتُهُ، يَا شَيْخُ ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَ يَدَهُ فَبَكَى، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): وَ مَا يُبْكِيكَ يَا شَيْخُ قَالَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، أَنَا مُقِيمٌ عَلَى رَجَاءٍ مِنْكُمْ مُنْذُ نَحْوٍ مِنْ مِائَةِ سَنَةٍ۔۔۔[1]

وہ کہتا ہے کہ میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک بوڑھا کمر خمیدہ شخص آپ علیہ السلام کی مجلس میں آیا اور اس نے سلام کیا، حضرت علیہ السلام نے فرمایاوعلیك السلام ورحمة الله اے شیخ ہمارے پاس آؤ، وہ بوڑھا شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گیا اس نے آپ علیہ السلام کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور رونے لگا حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے شیخ تیرے رونے کا کیا سبب ہے؟ عرض کیا فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو سال سے میں اس امید سے ہوں کہ آپ خروج کریں اور شیعوں کو مخالفین کے ہاتھ سے نجات دیں اور ہمیشہ میں کہتا ہوں کہ اس سال اس مہینے اور اس دن ایسا ہو گا لیکن میں آپ علیہ السلام میں وہ حالت نہیں دیکھتا پھر کیوں نہ گریہ کروں، پس حضرت علیہ السلام اس بوڑھے کی بات پر روئے اور فرمایا اے شیخ اگر تیری اجل میں تاخیر ہوئی اور ہم نے خروج کیا تو تُو ہمارے ساتھ ہو گا اور اگر اس سے پہلے تو دنیا سے چلا گیا تو قیامت کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ ہو گا، وہ شخص کہنے لگا جب یہ بات میں نے آپ علیہ السلام سے سن لی تو اس کے بعد جو چیز بھی مجھ سے فوت ہو جائے مجھے اس کی پرواہ نہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہیں کہ میں دو بزرگ چیزیں تم میں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان سے متمسک رہو گے گمراہ نہیں ہو گے، خدا کی کتاب اور میری عترت جو میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں قیامت کے دن آؤ گے تو ہمارے ساتھ ہو گے، پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا اے شیخ میرا گمان نہیں کہ تم اہل کوفہ میں سے ہو، عرض کیا میں اطراف کوفہ کا رہنے والا ہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے جد بزرگوار امام حسین علیہ السلام کی قبر کے نزدیک کہیں رہتے ہو، عرض کیا جی ہاں، فرمایا تمہارا حضرت علیہ السلام کی زیارت کے لئے جانا کیسا ہے؟ کہنے لگا میں جاتا ہوں اور بہت دفعہ جاتا ہوں، آپ علیہ السلام نے فرمایا اے شیخ یہ ایسا خون ہے کہ خداوند عالم اس خون کا مطالبہ کرے گا اور اولاد فاطمہ علیہا السلام پر کوئی

۱۔ الآمالي (للطوسي)؛ النص؛ ص۱۶۱

مصیبت امام حسین علیہ السلام کی مصیبت جیسی نہیں آئی اور نہ آئے گی، اس میں شک نہیں کہ حضرت علیہ السلام اپنے اہل بیت علیہم السلام کے اٹھارہ افراد کے ساتھ شہید ہوئے ہیں جنہوں نے دین خدا کے لئے جہاد اور خدا کی راہ میں صبر کیا ہے پس خدا نے انہیں صبر کرنے والوں کی بہترین جزا دی ہے، جب قیامت ہو گی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے اور امام حسین علیہ السلام ان کے ساتھ ہوں گے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک امام حسین علیہ السلام کے سر پر رکھا ہو گا، اور اس سر سے خون بہہ رہا ہو گا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے کہ خدایا میری امت سے سوال کر کہ انہوں نے میرے بیٹے کو کیوں قتل کیا ہے، پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا ہر جزع فزع کرنا اور رونا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے مگر امام حسین علیہ السلام پر جزع فزع کرنا اور رونا امر پسندیدہ ہے۔

چوتھی فصل: ان بعض روایات واخبار کے بیان میں جو اس مظلوم کی شہادت کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں

شیخ جعفر بن قولویہ نے سلیمان سے روایت کی ہے:

انہوں نے فرمایا آسمان میں کوئی فرشتہ نہیں جو رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں نہ آیا ہوں اور اس نے آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ کے بیٹے حسین علیہ السلام کی تعزیت نہ کی ہو اور سب نے آنحضرت ﷺ کو اس ثواب کی خبر دی جو خدا نے شہادت کی وجہ سے آنجناب کو عطا فرمایا ہے اور ہر ایک آپ ﷺ کے پاس وہ خاک لے کر آیا جس خاک پر اس مظلوم کو ظلم وجور سے شہید کریں گے اور جو فرشتہ بھی آتا تو حضرت ﷺ فرماتے خداوند قاتل حسین علیہ السلام کو مخذول کر، اس کا ساتھ نہ دے جو اس کی مدد نہ کرے اور اس کو قتل کرے جو اسے قتل کرے اور اس کو ذبح کرے اور انہیں اپنے مقصد میں کامیاب نہ کر، راوی کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دعا ان ملاعین کے متعلق قبول ہوئی، یزید آنجناب علیہ السلام کو قتل کرنے کے بعد دنیا سے لذت نہ حاصل کر سکا، خداوند عالم نے اچانک اس کی گرفت کی رات کو مست ہو کر سویا صبح کو اسے مردہ پایا گیا، جبکہ بالکل سیاہ ہو چکا تھا اور جنہوں نے یزید کا اتباع آپ علیہ السلام کے شہید کرنے میں کیا ہے یا جو اس لشکر میں گئے ان میں سے کوئی نہیں بچا کہ وہ برص یا دیوانگی میں مبتلا نہ ہوا ہو اور یہ بیماریاں ان کی اولاد میں بھی بطور میراث رہ گئیں۔

اور امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی روایت ہے کہ:

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه و آله إِذَا دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ جَذَبَهُ إِلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَمْسِكْهُ ثُمَّ يَقَعُ عَلَيْهِ فَيُقَبِّلُهُ وَ يَبْكِي يَقُولُ يَا أَبَتِ لِمَ تَبْكِي فَيَقُولُ يَا بُنَيَّ أُقَبِّلُ مَوْضِعَ السُّيُوفِ مِنْكَ قَالَ يَا أَبَتِ وَ أُقْتَلُ قَالَ إِي وَ اللهِ وَ أَبُوكَ وَ أَخُوكَ وَ أَنْتَ

قَالَ يَا أَبَتِ فَمَصَارِعُنَا شَتَّى قَالَ نَعَمْ يَا بُنَيَّ قَالَ فَمَنْ يَزُورُنَا مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ لَا يَزُورُنِي وَ يَزُورُ أَبَاكَ وَ أَخَاكَ وَ أَنْتَ إِلَّا الصِّدِّيقُونَ مِنْ أُمَّتِي۔[1]

بچپن میں جب امام حسین علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علیہ السلام سے فرماتے کہ یا علی علیہ السلام حسین علیہ السلام کو میرے لیے پکڑے رہو، پس حضرت امیر علیہ السلام حسین علیہ السلام کو تھام لیتے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے نچلے حصے کا بوسہ لیتے اور گریہ کرتے، ایک دن اس امام مظلوم علیہ السلام نے عرض کیا ابا جان آپ علیہ السلام کیوں روتے ہیں؟ فرمایا اے فرزند گرامی! کیوں نہ گریہ کروں کہ میں دشمنوں کی تلواروں کی جگہ کا بوسہ لیتا ہوں، امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا بابا جان میں قتل کر دیا جاؤں گا؟ فرمایا ہاں تم تمہارے بھائی اور تمہارے باپ خدا کی قسم سب قتل ہوں گے، امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا پھر ہماری قبریں ایک دوسرے سے الگ ہوں گی؟ فرمایا ہاں بیٹا! امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے کون ہماری زیارت کرے گا؟ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور تمہارے باپ اور بھائی کی زیارت نہیں کریں گے مگر میری امت کے صدیق۔

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت بھی ہے کہ:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه و آله يُلَاعِبُهُ وَ يُضَاحِكُهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَشَدَّ إِعْجَابَكَ بِهَذَا الصَّبِيِّ فَقَالَ لَهَا وَيْلَكِ وَ كَيْفَ لَا أُحِبُّهُ وَ لَا أُعْجَبُ بِهِ وَ هُوَ ثَمَرَةُ فُؤَادِي وَ قُرَّةُ عَيْنِي أَمَا إِنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُهُ فَمَنْ زَارَهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ حِجَّةً مِنْ حِجَجِي قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ حِجَّةً مِنْ حِجَجِكَ قَالَ نَعَمْ حِجَّتَيْنِ مِنْ حِجَجِي قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ حِجَّتَيْنِ مِنْ حِجَجِكَ قَالَ نَعَمْ وَ أَرْبَعَةً قَالَ فَلَمْ تَزَلْ تزاده [تُرَادُّهُ] وَيَزِيدُ وَ يُضْعِفُ حَتَّى بَلَغَ تِسْعِينَ حِجَّةً مِنْ حِجَجِ رَسُولِ اللهِ ص بِأَعْمَارِهَا۔[2]

۱۔ کامل الزیارات؛ النص؛ ص ۷۰

۲۔ کامل الزیارات؛ النص؛ ص ۶۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا ایک دن امام حسین علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کھیلتے اور انہیں ہنساتے تھے کہ عائشہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس بچے کو کتنا زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیار کرتے ہیں، حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وائے ہو تجھ پر میں کیوں نہ اس سے محبت کروں، یہ مجھے کیوں نہ پیارا ہو، حالانکہ یہ بچہ میرے دل کا میوہ ہے اور میری آنکھوں کا نور ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ میری امت اس کو قتل کرے گی، پس جو شخص اس کی شہادت کے بعد اس کی زیارت کرے گا تو خداوند عالم اس کے لئے میرے حجوں میں سے ایک حج لکھ دے گا، عائشہ نے تعجب سے پوچھا آپ کے حجوں میں سے ایک حج، حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ دو حج میرے حجوں میں سے، پھر اس نے تعجب کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ چار حج اور وہ مسلسل تعجب کرتی گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑھاتے گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے حجوں میں سے نوے حج کے ہر حج کے ساتھ عمرہ بھی ہو۔

شیخ مفید طبرسی ابن قولویہ اور ابن بابویہ رضوان اللہ علیہم نے معتبر اسناد کے ساتھ اصبغ بن نباتہ وغیرہ سے روایت کی ہے کہ:

عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: بَيْنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ سَلُونِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونِي فَوَ اللهِ لَا تَسْأَلُونِّي عَنْ شَيْءٍ يَكُونُ إِلَّا نَبَّأْتُكُمْ بِهِ فَقَامَ إِلَيْهِ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامَ أَخْبِرْنِي كَمْ فِي رَأْسِي وَ لِحْيَتِي مِنْ شَعْرَةٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا وَ اللهِ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ مَسْأَلَةٍ حَدَّثَنِي خَلِيلِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ و آلہ أَنَّكَ سَتَسْأَلُنِي عَنْهَا وَ مَا فِي رَأْسِكَ وَلِحْيَتِكَ مِنْ شَعْرَةٍ إِلَّا وَ فِي أَصْلِهَا شَيْطَانٌ جَالِسٌ وَ إِنَّ فِي بَيْتِكَ لَسَخْلًا يَقْتُلُ الْحُسَيْنَ ابْنِي وَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ يَوْمَئِذٍ يَدْرُجُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔[1]

ایک دن امیر المومنین علیہ السلام منبر کوفہ پر خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ مجھ سے پوچھو جو چاہو اس سے پہلے کہ مجھے نہ پاؤ، خدا کی قسم گذشتہ اور آئندہ کے اخبار میں سے جو کچھ پوچھو البتہ میں تمہیں اس کی خبر

۱۔ الامالی (للصدوق)؛ النص؛ ص ۱۳۳

دوں گا، پس سعد بن ابی وقاص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین علیہ السلام مجھے بتایئے کہ میرے سر اور داڑھی کے کتنے بال ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے خلیل اور دوست رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا تھا کہ تو ہی مجھ سے یہ سوال کرے گا، اور یہ بھی بتایا کہ تیرے سر اور داڑھی میں کتنے بال ہیں؟ اور یہ بھی بتایا کہ ہر بال کی جڑ میں شیطان ہے جو تجھے گمراہ کرتا ہے اور گھر میں ایک لڑکا ہے جو میرے بیٹے حسین علیہ السلام کو شہید کرے گا اور اگر تجھے بتاؤں کہ تیرے بالوں کی تعداد کتنی ہے تو تو میری تصدیق نہیں کرے گا لیکن جو بات میں نے کہی ہے اس سے میری گفتگو کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی اور اس وقت عمر بن سعد بچہ تھا اور ابھی ابھی چلنے لگا تھا لعنت اللہ علیہ (ارشاد اور احتجاج کی روایت میں سعد کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ ایک شخص کھڑا ہو گیا اس نے یہ سوال کیا، اور حضرت علیہ السلام نے وہی جواب دیا اور آخر میں فرمایا اگر یہ نہ ہوتا کہ جو کچھ تو نے پوچھا ہے اس کی دلیل پیش کرنا مشکل ہے، تو میں تجھے تیرے بالوں کی تعداد بتاتا لیکن اس کی نشانی وہی تیرا لڑکا ہے۔)

حمیری نے قرب الاسناد میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

مَرَّ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِكَرْبَلَاءَ فِي اثْنَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ. قَالَ: فَلَمَّا مَرَّ بِهَا تَرَقْرَقَتْ عَيْنَاهُ لِلْبُكَاءِ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا مُنَاخُ رِكَابِهِمْ، وَهَذَا مُلْقَى رِحَالِهِمْ، وَهَاهُنَا تُهَرَاقُ دِمَاؤُهُمْ. طُوبَى لَكِ مِنْ تُرْبَةٍ عَلَيْكِ تُهَرَاقُ دِمَاءُ الْأَحِبَّةِ[1]

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اپنے دو صحابیوں کے ساتھ زمین کربلا میں پہنچے جب اس صحرا میں داخل ہوئے تو آپ علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا یہ ان کے اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ ہے اور یہ سامان اتارنے کی جگہ ہے اور یہاں ان کے خون بہائے جائیں گے، کیا کہنا تیرا اے تربت کہ تجھ پر دوستان خدا کے خون بہیں گے۔

شیخ مفید نے روایت کی ہے کہ:

۱۔ قرب الإسناد (ط-الحديثة)؛ النص؛ ص ۲۶

قَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ إِنَّ قِبَلَنَا نَاساً سُفَهَاءَ يَزْعُمُونَ أَنِّي أَقْتُلُكَ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِسُفَهَاءَ وَ لَكِنَّهُمْ حُلَمَاءُ أَمَا إِنَّهُ يُقِرُّ عَيْنِي أَلَّا تَأْكُلَ بُرَّ الْعِرَاقِ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا۔[1]

عمر بن سعد لعین نے امام حسین علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے پاس کچھ بے عقل لوگ رہتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میں آپ علیہ السلام کو قتل کروں گا، فرمایا وہ بے عقل نہیں بلکہ وہ عالم اور باعقل ہیں، لیکن مجھے خوشی ہے کہ میرے بعد تُو تھوڑی ہی دیر عراق کی گندم کھا سکے گا۔

شیخ صدوق نے صادق اہل بیت علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ:

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ دَخَلَ يَوْماً إِلَى الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ بَكَى فَقَالَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبْكِي لِمَا يُصْنَعُ بِكَ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ الَّذِي يُؤْتَى إِلَيَّ سَمٌّ يُدَسُّ إِلَيَّ فَأُقْتَلُ بِهِ وَ لَكِنْ لَا يَوْمَ كَيَوْمِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ يَزْدَلِفُ إِلَيْكَ ثَلَاثُونَ أَلْفَ رَجُلٍ يَدَّعُونَ أَنَّهُمْ مِنْ أُمَّةِ جَدِّنَا مُحَمَّدٍ صلی الله علیه و آله وَ يَنْتَحِلُونَ دِينَ الْإِسْلَامِ فَيَجْتَمِعُونَ عَلَى قَتْلِكَ وَ سَفْكِ دَمِكَ وَ انْتِهَاكِ حُرْمَتِكَ وَ سَبْيِ ذَرَارِيِّكَ وَ نِسَائِكَ وَ انْتِهَابِ ثَقَلِكَ فَعِنْدَهَا تَحِلُّ بِبَنِي أُمَيَّةَ اللَّعْنَةُ وَ تُمْطِرُ السَّمَاءُ رَمَاداً وَ دَماً وَ يَبْكِي عَلَيْكَ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْوُحُوشُ فِي الْفَلَوَاتِ وَ الْحِيتَانُ فِي الْبِحَارِ۔[2]

امام حسین علیہ السلام ایک دن امام حسن علیہ السلام کے پاس گئے جب ان کی نگاہ اپنے بھائی پر پڑی تو رونے لگے، فرمایا اے ابا عبد اللہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا میں اس بلاو مصیبت کی وجہ سے رو رہا ہوں جو آپ علیہ السلام پر آئے گی، امام حسن علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر جو مصیبت آئے گی وہ تو زہر ہے جو مجھے دیں گے لیکن لا یوم کیومک آپ کے دن کی طرح تو کوئی دن نہیں، تیس ہزار افراد آپ علیہ السلام کے مقابلے میں

۱۔ الإرشاد في معرفة حجج الله على العباد؛ ج ۲؛ ص ۱۳۲

۲۔ الأمالي (للصدوق)؛ النص؛ ص ۱۱۵

آئیں گے، آپ علیہ السلام کے قتل کرنے خون بہانے، ہتک حرمت اور عورتوں اور بچوں کو قید کرنے اور آپ علیہ السلام کے مال و اسباب لوٹنے پر تو اس وقت بنی امیہ پر لعنت اترے گی اور آسمان خون برسائے گا اور ہر چیز آپ علیہ السلام پر گریہ کرے گی، یہاں تک کہ وحشی جانور جنگلوں میں اور مچھلیاں دریاؤں میں آپ علیہ السلام پر گریہ کریں گے۔

مؤلف کہتا ہے حق یہ ہے کہ اگر کوئی بابصیرت غور و تامل کرے تو اسے اس مصیبت سے زیادہ مصیبت نظر آئے گی کیونکہ ابتدائے دنیا سے لے کر آج تک تواریخ و سیر کی طرف مراجعہ کرنے کے بعد کوئی واقعہ اتنا عظیم ہم نے نہیں دیکھا کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند کو اس کے اصحاب اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ ایک ہی دن میں قتل کر کے اس کا مال و اسباب لوٹ لیں اور اس کے خیموں کو جلا دیں، اس کا سر اور اس کے ساتھیوں اور اولاد کے سر اس کے عیال واطفال کے ساتھ شہر بشہر لے جائیں اور یکدم اس ملت و دین کو ٹھوکر مار دیں کہ جس کی طرف اپنی نسبت دیتے ہیں جب کہ ان کی سلطنت و قوت کا انحصار اسی دین پر ہو نہ کہ کوئی اور دین و ملت پر

"ما سمعنا بهذا في آباءنا الاولين فانا لله وانا اليه راجعون من مصيبة ما اعظمها و اوجعها و انكاها لقلوب المحبين ولله در مهيا رحيث قال:

يعظمون له اعواد منبره	وتحت ارجلهم اولاده وضعوا
باى حكم بنوه يتبعونكم	وفخركم انكم صحب له تبع[1]

ہم نے اس قسم کا واقعہ اپنے گزشتہ آباؤاجداد سے نہیں سنا، پس اناللہ ہے اس مصیبت پر یہ کتنی عظیم دردناک اور محبت کرنے والوں کے دلوں کو دکھانے والی ہے۔ خدا بھلا کرے مہیار کا جس نے کہا ہے اس کے منبر کی لکڑیوں کی اس کی وجہ سے تعظیم کرتے ہیں اور اس کی اولاد کو پاؤں کے نیچے رکھا ہوا ہے کس

۱۔ مثیر الاحزان؛ ص۱۰۶

قانون کے ماتحت اس کے بیٹے ان کا اتباع کریں حالانکہ ان کا فخر تو بس یہی ہے کہ یہ اس کے صحابی اور اس کا اتباع کرنے والے ہیں۔

Ilham®
Swiss Collection
Non-Alcoholic & Long-Lasting Fragrances
ORDER ANY 5 & GET 1 VIAL FREE!
Cool
Sabaya
Swiss Collection
Exclusive Fragrances
Please visit our website
www.ilhamperfumes.com
to view complete product range.
Available in 60+ Fragrances
Exclusive & Long Lasting Fragrances!
300+
FRAGRANCES AVAILABLE
Order Now!
0092-301-1131549
0092-301-1131550
Ilham
GHAZAL
Swiss Collection
eau de parfum
1.7 fl oz./50 ml e
Ilham
WHITE OUD
Swiss Collection
eau de parfum
1.7 fl oz./50 ml e

HEMANI
Live Natural

HEMANI
fragrances

House of Fragrances

BECAUSE EVERY FRAGRANCE TELLS A STORY!

Perfumes | Body Sprays | Attars | Body Mists | Bakhoors | Sports Fragrances

USE DISCOUNT CODE TO AVAIL 20% OFF*

HEMANI20

Email: info@hemanitrading.ae | www.hemaniherbals.com

Scan Me